ماہنامہ
لاہور
نعت
طرحی نعتیں (۲۳ واں حصہ)
فروری 2011

گل ہائے تحسین وتبریک

مکرمی راجا رشید محمود (مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور)

کے تین مجموعہ ہائے سخن "تحمیدِ رحمٰن جل شانہ" (جولائی ۲۰۱۰ء)

"طرحی نعتیں" اگست ستمبر ۲۰۱۰ء

"نعوتِ محمود پر کلامِ معبود کے اثرات" نومبر دسمبر ۲۰۱۰ء

کے مطالعہ کے تاثرات

"درخشاں نعتیں، اُجلی لطیف حمدیں"

۲ ۰ ۱ ۰

للہ الحمد اِس دیارِ پاک میں — ہو رہا ہے خوب تر اظہارِ نعت

یہ سعادت ہے دیارِ پاک کی — ہر طرف موجود ہیں انوارِ نعت

کیوں نہ ممدوحِ زمانہ ہو وہ شخص — کر رہا ہے جو یہ عمدہ کارِ نعت

اُس خجستہ بخت اُس محمود کے — چھپ چکے ہیں درجنوں آثارِ نعت

کل رضاؒ، محسنؒ، امیرؒ، اقبالؒ تھے — آج راجا ہے علم بردارِ نعت

ہیں مزین خوبیوں سے حمد کی — اُس کے مجموعے ہیں یا ضوبارِ نعت

حمدِ باری دل کُشا اُس نے کہی — روح پرور ساتھ ہیں اشعارِ نعت

وہ گرامی قدر محمود و رشید — اور پھیلاتا رہے یہ کارِ نعت

اِس کی طارق نے رقم تاریخ کی

"اے تعالی اللہ "تابش زارِ نعت"

۱ ۴ ۳ ۱ ھ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

طرحی نعتیں

(۲۳ واں حصہ)

مرتبہ:

راجا رشید محمود

زیرِ نظر شمارہ فروری مارچ کا مشترکہ شمارہ ہے۔

آیندہ شمارہ اپریل مئی کا مشترکہ ہوگا (طرحی نعتیں ـ ۲۴ واں حصہ)

مئی ۲۰۰۹ کا

سیدِ ہجویر نعت کونسل کا ۸۸ واں

آٹھویں سال کا پانچواں حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

چوپال، ناصر باغ، لاہور

۲ مئی ۲۰۰۹ـ نمازِ مغرب کے بعد

صاحبِ صدارت	:	محمد بشیر رزمی
مہمانِ خصوصی	:	ملک محمد شاہد (میڈیا مینیجر ایم آئی بی)
مہمانِ اعزاز	:	پروفیسر محمد عبّاس مرزا
قاریِٔ قرآن	:	عقیل اختر
نعت خواں	:	محمد ارشد قادری
ناظمِ مشاعرہ	:	اظہر محمود
		(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت")

مصرعِ طرح:

"کب دیکھیے بر آئے تمنّائے مدینہ"

شاعر:

مولانا فضل الحسن حسرتؔ موہانی

(وفات: ۱۳ مئی 1951)

مئی ۲۰۰۹ کا مشاعرہ

"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

حمدِ ربِّ جلیل جل شانہ

نعتِ رسولِ جمیل ﷺ

"تمنائے، جائے، شیدائے" قوافی۔ "مدینہ" ردیف

غیر مردّف نعتیں

"آئے، اجلائے، جویائے" قوافی۔ "تمنائے مدینہ" ردیف

"بر، کر، بھر" قوافی۔ "آئے تمنائے مدینہ" ردیف

"کب، چھب، سب" قوافی۔ "دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ" ردیف

گرہ بند نعت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قابو میں نہیں ہے دلِ شیدائے مدینہ
کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ

خوشبوئے رسالت سے ہے از بس کہ معطّر
ہر ذرۂ آبادی و صحرائے مدینہ

ہے بے خودیٔ عشقِ حقیقی کا شناسا
وہ دل کہ ہے مخمورِ تولّائے مدینہ

آتی ہے جو ہر شے سے یہاں اُنس کی خوشبو
دنیائے محبت ہے کہ دنیائے مدینہ

ہے شام اگر گیسوئے احمد (ﷺ) کی سیاہی
تو نورِ خدا صبحِ دلآرائے مدینہ

اے وہ کہ سُرورِ ابدی کا ہے طلب گار
پی ساغرِ دل سے مئے مینائے مدینہ

ڈر غلبۂ اعدا سے نہ حسرتؔ کہ ہے نزدیک
فرمائیں مدد سیّدِ والائے مدینہ (ﷺ)

حسرتؔ موہانی

حمدِ ربِ جلیل

وُہ مالکِ کونین ہے، وُہ سب سے ہے اعلیٰ
دارین کی وُسعت میں ہے اللہ کا جلوہ
تسبیح میں مشغول نسیمِ سحَری ہے
مصروف ہے تحمید میں ہر ذرّہ و قطرہ
کرتا ہُوں دُعا، بارِ دگر کعبے کو دیکھوں
"کب دیکھیے! بر آئے تمنائے مدینہ"
اُس خالقِ کونین کی ہے ہم پہ عنایت
اُمّت میں ہُوئے شہ (ﷺ) کی یہ احسان ہے اُس کا
"لَوْلاکَ لَمَا" کَہ کے بتائی ہمیں عظمت
محبوب (ﷺ) کو سردارِ رُسُل اُس نے بنایا
پردے میں نہیں، نام ہے اللہ کا ظاہر
دراصل ہے انسان کی آنکھوں پہ ہی پردہ
قُرآن کے آغاز میں ہے اُس کا تعارُف
مخلوق پہ اُس رب کی عنایت کا ہے چرچا
رحمٰن ہے، غفار ہے، منان ہے بے شک
ہر اَمر پہ قادِر ہے وہی واحد و یکتا
اِس پھُولؔ کو ہر آن ہی اُمیدِ کرم ہے
بندہ ہے فقط اُس کا ہی یہ خاک کا پُتلا

تنویر پھولؔ (نیویارک)

آ جائے جسے رب کی عبادت کا قرینہ
چمکے گا نصیب اس کا سدا مثلِ نگینہ

بے شک وہ مسلماں ہے مقدر کا سکندر
حاصل ہو جسے عشقِ الٰہی کا خزینہ
مومن کبھی دنیا سے محبّت نہیں کرتا
خالق کے جو نزدیک یہ دنیا ہے لعینہ
غمگین و پریشان و حزیں اور ہوں دلگیر
اللہ! مرے دل پہ بھی نازل ہو سکینہ
یہ چاند، یہ سورج جو درخشاں کیے تو نے
ان سے ہی ضیاگیر ہے اک ایک نگینہ
چلتے ہیں یہ سب تیرے اشارے ہی پہ یا رب!
ہو لمحہ کہ دن رات کہ ہفتہ کہ مہینہ
سرمایۂ مومن ہے محبّت تری یا رب!
کر مجھ کو عطا اپنی محبت کا خزینہ
اللہ! مجھے بخش دے تو بہرِ پیمبر (ﷺ)
بندہ ہوں میں بے شک ترا بدکار و کمینہ
لے جائے جو عاجزؔ کو درِ پاکِ نبی (ﷺ) پہ
درکار خدایا! ہے اسے ایسا سفینہ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

توحید و رسالت کے معارف کا خزانہ
قرآنِ معظّم کا ہے ہر حرف سراپا
چھیڑا تھا جسے مطربِ ہستی نے ازل سے
گونجے گا سدا روح میں وہ حمد کا نغمہ
مرغانِ سحر خیز ہوئے ذکر میں مشغول
کویل کی وہ کُو کُو ہو کہ بلبل کا ترانہ

دریا مِرے مولا کی جو رحمت کا رواں ہے
میں کس طرح رہ جاؤں گا پیاسا لبِ دریا

ہر رنج و الم کا ہے مداوا وہی نیّر
ہے یاس کے عالم میں وہی آخری چارہ

ضیاء نیّر (لاہور)

جو سیکھ گیا الفتِ سرکار (ﷺ) میں جینا
آیا ہے اُسے حمد سرائی کا قرینہ

میں خالقِ کونین کے دربار میں پہنچا
ناصر جو ہوا غوثِ معظمؒ کا مہینا

جب سے مِری آنکھوں میں بسا جلوۂ کعبہ
دیدہ مِرا اُس دن سے ہُوا دیدۂ بینا

خامہ جو ملا ربِّ دو عالم کی ثنا کا
آیا ہے مِرے ہاتھ عقیدت کا خزینہ

ہے حُبِّ نبی (ﷺ)، خوفِ خدا قلب میں جس کے
تنویر فزا کیوں نہ ہو اُس شخص کا سینہ

جو خالق و مالک کی نِعَم پر نہیں شاکر
بندہ کوئی دیکھا ہے بڑا اس سے کمینہ؟

اللہ نے سُن لی کہ کہا کرتا تھا مَیں بھی
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

ہے ذکرِ خداوندِ دو عالم جو لبوں پر
محمود یہی بامِ عبادت کا ہے زینہ

راجا رشید محمود

نعتِ رسولِ جمیل (ﷺ)

میرا دل بیتاب ہے شیدائے مدینہ
"کب دیکھیے! بر آئے تمنائے مدینہ"

خورشید بھی، مہتاب بھی، انجم بھی یہاں ہیں
کونین سے صد چند ہے پہنائے مدینہ

سرسبز سرافرازیِ حق ہے کہ یہاں ہے
دستارِ زمیں، گنبدِ خضرائے مدینہ

انوار ہی انوار ہیں ہر سُو کہ یہاں ہے
خورشیدِ فلک، ذرّۂ صحرائے مدینہ

مجھ کو لیے پھرتا ہے مدینہ کی فضا میں
رہتا ہے مِرے سر میں جو سودائے مدینہ

ہر لحہ ضیا باریٔ رحمت کا سماں ہے
اللہ ہے خود انجمن آرائے مدینہ

جھکتے ہیں یہاں آ کے سبھی نوری و خاکی
دارَین کے سردار ہیں دارائے مدینہ

واللہ! یہیں اپنی بسر ہو جائے تو اچھا
ہاں! غیرتِ فردوس ہے ہر جائے مدینہ

مکّہ تو ہے بس مکّہ مگر دل کو یہ ضد ہے
دیکھا نہ کوئی شہر بھی ہمتائے مدینہ

تاریخ کے اوراق پہ روشن ہے گواہی
پامالِ زمانہ ہوئے اعدائے مدینہ

تعبیر کی امید سے دل شاد ہوا ہے
میں دیکھ رہا ہوں ابھی رؤیائے مدینہ

دیروز سے امروز حسین دیکھ رہا ہوں
کچھ اور حسیں چاہیے فردائے مدینہ

رزمیؔ نظر آتے ہیں زمانہ کے مِہ و کِہ
دلدادۂ رُوئے گُلِ رعنائے مدینہ

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور کینٹ)

بارانِ کرم مجھ پہ بھی برسائے مدینہ
اے کاش! مرے دل میں سما جائے مدینہ

ہو نقش مرے دل پہ ہر اک منظرِ طیبہ
پھرتے ہیں مری آنکھ میں گُل ہائے مدینہ

سب رنج بُھلا دیتی ہے آغوش اُحُد کی
ہے راحتِ جاں کوہِ دلآرائے مدینہ

پنہاں ہیں تری خاک میں ایمان کے موتی
تو رُوکشِ فردوس ہے صحرائے مدینہ

بخشش کی سَنَد ہے درِ سرکار (ﷺ) سے نسبت
جنّت کی ضمانت ہے تولّائے مدینہ

آئیں جو میسّر اسے لمحاتِ حضوری
ہو محوِ نظارہ دلِ شیدائے مدینہ

کب دیکھیے، ہو ہم پہ عنایت کی نظر پھر
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

انصار نما لگتا ہے ہر شخص یہاں کا
اک عالمِ ایثار ہے دنیائے مدینہ

جو لطف کہ شہزادؔ شہیدیؒ پہ ہوا تھا
وہ لطف کبھی مجھ پہ بھی فرمائے مدینہ

شہزادؔ مجددی (لاہور)

آتی ہے صدا دل سے مرے، ہائے مدینہ
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

افگار ہے سینہ، دلِ پُرخوں میں کسک ہے
ہو چشمِ کرم جلد مسیحائے مدینہ (ﷺ)

آنکھوں میں بسا گنبدِ خضرا ہو مسلسل
روزانہ ہی پیتا رہوں صہبائے مدینہ

آنسو سے وضو کرنا ہے سرکار (ﷺ) کے در پر
ہیں اشکِ ندامت ہی تقاضائے مدینہ

مخلوق میں اُن سے تو بڑا کوئی نہیں ہے
اللہ کے محبوب ہیں آقائے مدینہ (ﷺ)

دربانیِ سردارِ اُمم (ﷺ) کا ملا اعزاز
جبریلِ امیں ہو گئے شیدائے مدینہ

آتی ہیں سدا یاد مدینے کی فضائیں
یہ قلب ہُوا جب سے شناسائے مدینہ

شرمندہ ہُوئے شمس و قمر اس کی ضیا سے
اے چشمِ فلک! دیکھ تماشائے مدینہ

نظّارۂ طیبہ کی طلب پھُولؔ کے دل میں
کہتا ہے کہ اے کاش! نظر آئے مدینہ

تنویر پھولؔ

آ جائے بلاوا کبھی آقائے مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
مجھ کو بھی ہے مدّت سے تمنائے مدینہ

اللہ رے رنگینیٔ شہرِ شہِ بطحا
پوچھو تو ذرا اُن سے، جو دیکھ آئے مدینہ

سُنتے ہیں کہ عُشاق کی جنّت ہے وہیں پر
واپس نہ خدا لائے، جو لے جائے مدینہ

جچتا نہیں نظروں میں کوئی اور نظارہ
دل جب سے ہُوا ہے مرا شیدائے مدینہ

عارفؔ ہے گلستانِ مدینہ کی تو کیا بات
جنّت سے کہیں بڑھ کے ہے صحرائے مدینہ

محمد عارف قادری (واہ کینٹ)

تنہائی میں اِس واسطے یاد آئے مدینہ
میرے دلِ بیتاب کو بہلائے مدینہ

مہکا جو یہاں عطرِ بدن سرورِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا
معمور ہوئے اِس سے ہیں اَقصائے مدینہ

ہر غمزدہ آ کر یہاں ہو جاتا ہے شاداں
زائر پہ کرم یہ بھی ہے فرمائے مدینہ

آ آ کے تصوّر میں، کبھی یاد میں آ کر
یُوں بھی دلِ مضطر کو ہے بہلائے مدینہ

یکبارگی آ جاتے ہیں جتنے بھی مسلماں
سینے سے لگا لیتی ہے پہنائے مدینہ

رکھتا ہے دلِ زار جو مدت سے ہمارا
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

دل ہی نہیں، آنکھیں بھی یہی کہتی ہیں مجھ سے
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

مدت سے مچلتی ہے میرے دل میں جو یارو!
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

یا رب! کوئی صُورت ہو کہ ہو جائے وہ پوری
رکھتا ہُوں جو مَیں دل میں تمنائے مدینہ

اسباب مہیّا ہوں مجھے پھر سے خدایا!
جی بھر کے میں پھر دیکھ لُوں اَقصائے مدینہ

لگتا ہے مجھے ایسے کہ ہُوں در پہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
خلوت میں جونہی یاد مجھے آئے مدینہ

پیرس ہو کہ لندن ہو کہ جرسی ہو کہ بیجنگ
دنیا کے ہر اک شہر کو شرمائے مدینہ

بیمار یہاں آتے ہی ہوتے ہیں شِفا یاب
یُوں خاص شفا خانہ بھی کہلائے مدینہ

آلام کی شدّت سے تو مَیں مر گیا ہوتا
زندہ مجھے رکھتی ہے تمنّائے مدینہ

پیارے ہیں دل و جاں سے ذکی! مجھ کو وہ سارے
یثرب کے علاوہ جو ہیں اسمائے مدینہ

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

مَیں سَر میں لیے پھرتا ہُوں سودائے مدینہ
اے کاش! دل و جاں میں اُتر آئے مدینہ

ملتا ہے غُلاموں کو شرف تاجوری کا
فرماتے ہیں امداد جو آقائے مدینہ (ﷺ)

تاریکیٔ حالات میں انوار نبی (ﷺ) کے
پہنائی کو ماحول کی پہنائے مدینہ

مُدّت سے ہُوں آوارہ بیابانِ طلب میں
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

آ جائے اگر عرش سے توفیقِ عمل بھی
ایمان کی معراج ہے ایمائے مدینہ

نادان گناہوں کی وُہ دے دیں گے معافی
دیکھیں گے مرے اشک جو دانائے مدینہ

اس دَور کے بُجھتے ہُوئے قندیلِ یقیں کو
توحید کے انوار سے چمکائے مدینہ

سُوکھے ہُوئے پودوں کو ملے زیست کا پیکر
گزرے جو مرے کھیت سے دریائے مدینہ

کس طرح زمانے کی تجلّی کو سراہوں
اب میرے دل و دیدہ ہیں شیدائے مدینہ

جب گھر سے چلوں گنبدِ خضرا کی طلب میں
ہر ذرّہ مری راہ کا بن جائے مدینہ

روزینہ مُجھے ملتا ہے روزانہ نبی (ﷺ) سے
کوثر سے بھرا رہتا ہے مینائے مدینہ

بھرنے لگے شعروں میں بشیر آپ کی مدحت
اتنا تو کرم کیجیے مولائے مدینہ (ﷺ)

بشیر رحمانی (لاہور)

ڈوبا ہوا ظلمت میں تھا صحرائے مدینہ
انوارِ ہدیٰ لائے ہیں آقائے مدینہ (ﷺ)

یثرب تھا یہی آمدِ سرکار (ﷺ) سے پہلے
اَب جنّتِ ارضی ہے جو صحرائے مدینہ

ذرّے ہیں سحر تاب جہاں نورِ نبی (ﷺ) سے
صحرائے مدینہ ہے وہ صحرائے مدینہ

کس طرح چمن زار میں آتی ہیں بہاریں
نادان کو سمجھائیں یہ دانائے مدینہ

تخریب کی سرحد سے نکل جائیں مسلماں
ایمان کی تعمیر ہے ایمائے مدینہ

اَفسانہ کسی شہر کا مجھ کو نہ سناؤ
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

اِس درجہ کرم ساقیِ کوثر (ﷺ) کا ہے مجھ پر
بھر بھر کے پیا کرتا ہوں مینائے مدینہ

روتا ہوں بہر لحظہ غمِ ہجرِ نبی (ﷺ) میں
بہتا ہے مری آنکھ سے دریائے مدینہ

اب لوحِ تمنّا پہ ستاروں کی طرح ہیں
لکھے ہیں درِ دِل پہ جو اَسمائے مدینہ

کب گنبدِ خضرا سے مجھے آئے بلاوا
"کب دیکھیے بَر آئے تمنائے مدینہ"

کب دیکھیے چمکے مری قسمت کا ستارہ
"کب دیکھیے بَر آئے تمنائے مدینہ"

اِتنا تو کرم مجھ پہ ہو اے نور کے داتا!
آنکھیں جو کروں بند، نظر آئے مدینہ

للہ سحرؔ پر بھی نوازش کی نظر ہو
یہ بھی ہے غلام آپ کا آقائے مدینہ (ﷺ)

اکرم سحرؔ فارانی (کامونکی)

سن لیجیے میری بھی تو دانائے مدینہ
ہو اذنِ حضوری کبھی آقائے مدینہ (ﷺ)

اس دل سے نکل جائے زمانے کی محبّت
بس میرے حواسوں میں سما جائے مدینہ

حسّانؓ و بصیریؒ مجھے قدموں میں بٹھا لیں
نعت ایسی بھی اک مجھ سے کہلوائے مدینہ

حسرت تو سجا رکھی ہے ہر طاق میں دل کے
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

دل سے نہیں جاتے کبھی، طابہ ہوں کہ طیبہ
محبوب ہی کچھ اتنے ہیں اسمائے مدینہ

پایا ہے جب اُن قدموں کو چھُو لینے کا اعزاز
کیوں ارضِ مقدّس نہیں کہلائے مدینہ

کرتے ہیں دو عالم کی فضاؤں کو معطّر
بے مثل تعطُّر میں ہیں گُل ہائے مدینہ

اس در کی جو اُترن ہے، وہ ہے اطلس و کمخواب
یہ خِلعت اطہر مجھے پہنائے مدینہ

جیتے ہوئے انجمؔ کبھی آ جائے وہ لمحہ
کھولوں جو میں بند آنکھ، نظر آئے مدینہ

محمد افضال انجمؔ (لاہور)

قسمت مری چمکائیے آقائے مدینہ (ﷺ)
پھر سے مجھے دکھلائیے گلہائے مدینہ

دیوانہ مجھے ایسا بنا دیجیے آقا (ﷺ)
دیکھوں میں جدھر، مجھ کو نظر آئے مدینہ

اے سرورِ کونین (ﷺ)! پئے رومیؒ و جامیؒ
مجھ کو بھی عطا کیجیے سودائے مدینہ

فریاد ہے، فریاد ہے، فریاد ہے میری
ہو چشمِ کرم مجھ پہ بھی مولائے مدینہ (ﷺ)

اُمّید لیے بیٹھے ہیں سرکار (ﷺ) یہی ہم
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

ہے رشکِ قمر اس کا ہر اک ذرّہ یقیناً
صحرائے مدینہ ہے وہ صحرائے مدینہ

جھک جاتے ہیں جس جا پہ شہنشاہوں کے سر بھی
لاریب ہے وہ ارضِ معلّائے مدینہ

سرکار (ﷺ) مدینے میں بلا لیتے ہیں اس کو
کرتا ہے رقم جو بھی سخن ہائے مدینہ

اک بندۂ ناچیز کی اوقات ہی کیا ہے
جب روحِ امیںؑ تک بھی ہے جُویائے مدینہ

چلتی ہیں جہاں جنّتِ ماویٰ کی ہوائیں
لاریب ہیں عاجزؔ وہ فضا ہائے مدینہ

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

سو بار جو دیکھیں درِ آقائے مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پوری نہ ہو آنکھوں کی تمنائے مدینہ

دل کب سے بضد ہے کہ چلا جائے مدینہ
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

مدت سے جلا رکھی ہیں اُمّید کی شمعیں
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

کچھ اور کہاں سوجھتا ہے قلب و نظر کو
ہیں جب سے شناسائے تماشائے مدینہ

جل تھل کرے صحراؤں کو، کہساروں کو سیراب
چلتا ہی نظر آتا ہے دریائے مدینہ

آنکھوں میں مری، بس گئی دربار کی رونق
خوابوں میں سجا گنبدِ خضرائے مدینہ

کھل جاتی ہیں صحراؤں کے دامن میں بہاریں
اک بار جو دیکھیں چمن آرائے مدینہ

بند آنکھوں سے میں دیکھ لوں جنت کے نظارے
اے کاش! مرے گھر میں بھی آ جائے مدینہ

مجھ کو نہ سہی، اِس کو ہی لے جاؤ، عزیزو!
تا دیدۂ نم خود میں سمو لائے مدینہ

اک طُرفہ سکوں ملتا ہے مضطر دل و جاں کو
یاد آئیں جو قیصؔر کو دل آرائے مدینہ

عبدالحمید قیصؔر (لاہور)

روشن ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
ہر شے میں نہ کیوں مجھ کو نظر آئے مدینہ

مایوس جو ہونے لگے مانوسِ بہاراں
اُمّید کے گجرے اسے پہنائے مدینہ

چھلکیں مرے ہونٹوں سے روایاتِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
آئینۂ جذبات جو چمکائے مدینہ

پیاسے مرے ارمان رہے ہیں، نہ رہیں گے
بہتا ہے مرے دشت میں دریائے مدینہ

جن میں ہو محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بہاروں کا تقدّس
وہ پھول چمن زار کے مہکائے مدینہ

چمکے تھے کبھی جس سے در و بامِ شریعت
برسات وہی نور کی برسائے مدینہ

آئینِ خداوند ہو مِلّت کو میسّر
ہو جائے مرا مُلک بھی شیدائے مدینہ

خوابوں میں بھی رہتا ہوں مدینے کے سفر میں
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

ہر آبلہ پا کی یہ صدا بھی ہے، دُعا بھی
مِلّت پہ چھڑک دیجیے گلہائے مدینہ

نادان مرے فکر و عمل اب نہ رہیں گے
دانائی مجھے دیتے ہیں دانائے مدینہ

منشؔا کو ستاتے ہیں ستم کار جہاں کے
منشؔا پہ کرم کیجیے آقائے مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

محمد منشؔا قصوری (کوٹ رادھا کشن)

بستے ہیں مرے دِل میں سخن ہائے مدینہ
اس واسطے ہر لمحہ یہ دِل گائے ''مدینہ''

کب زیست میں پھر ہم کو نظر آئے مدینہ
''کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ''

کب دیکھیے ہستی کی خزاؤں میں بہار آئے
''کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ''

پیتے تھے بصد شوق جسے سارے صحابہؓ
قسمت میں ہو اے کاش! وہ صہبائے مدینہ

جنّت سے بھی آئے ہیں زیارت کو ملائک
جنت سے کہیں بڑھ کے ہے صحرائے مدینہ

جُز دیدِ مدینہ یہ مری زیست ہے بے سُود
ہے سر میں سمایا مرے سودائے مدینہ

اک بار جو ہو آیا درِ شاہِ عرب (ﷺ) سے
دل کہتا ہے ہر لمحہ مرا ''ہائے مدینہ''

آئے وہ گھڑی ' جس میں ہوں مقبول دعائیں
ہے دل کی دعا رب سے کہ وہ پائے مدینہ

فردوسِ بریں سے بھی حسیں طیبہ کی گلیاں
جنت ہو جسے دیکھنی' وہ آئے مدینہ

خالی نہ رہے دید کی خیرات سے کوئی
ہے میری دعا ' ہر کوئی اب جائے مدینہ

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

ہر سانس سے نکلے ہے صدا ''ہائے مدینہ''
''کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ''

دیوانہ آقا (ﷺ) سے سنو اس کی حقیقت
جنّت سے اسے بڑھ کے ہے صحرائے مدینہ

ہوتی ہے جہاں آٹھوں پہر بارشِ رحمت
ہے روضۂ سرکار (ﷺ)' وہ ہے جائے مدینہ

کیا عرض کروں میں' یہ ذرا پوچھیے ان سے
حق بین نظر سے جو ہیں دیکھ آئے مدینہ

محبوبِ خدا (ﷺ) کا وہ ہے مسکن' یہ دعا ہے
اللہ ہمیں بھی کبھی دکھلائے مدینہ

طیبہ کے سوا کچھ بھی پسند آتا نہیں اس کو
بس جس کے خیالات پہ چھا جائے مدینہ

آتے ہیں ہمیشہ سے زیارت کے لیے یہ
اس درجہ فرشتوں کو بھی ہے بھائے مدینہ

میں جا کے شفیقؔ اس کا نظارہ کروں جس دم
آنکھوں سے دل و جاں میں اتر آئے مدینہ

شفیق احمد شفیقؔ بریلوی (کراچی)

دل ہو کہ مری جان' ہے شیدائے مدینہ
جنّت سے حسیں تر ہے یہ صحرائے مدینہ

پھر اُن کا کرم شاملِ احوال ہوا ہے
پھر آن بسی دل میں تمنائے مدینہ

حاجی ذرا باتیں تو سنا شہرِ نبی (ﷺ) کی
دامن میں مِرے ڈال دے گلہائے مدینہ

دنیا کی طلب غیر اہم لگنے لگی ہے
سر میں جو سمایا مِرے سودائے مدینہ

دکھ درد کے لمحے ہوں کہ خوشیوں کے حوالے
اپنا تو وظیفہ ہے فقط "ہائے مدینہ"

صد شکر کہ ہر شے سے نوازا ہے خدا نے
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

مومن کے لیے ہے بسر و چشم کُشادہ
کافر کے لیے تنگ ہے صحرائے مدینہ

سجدے ہوں عقیل اپنی نگاہوں میں سلامت
جس وقت میسّر ہو مصلّائے مدینہ

عقیل اختر (لاہور)

ہے قابلِ دیدار تماشائے مدینہ
پنہاں ہے جو مکّہ میں' ہے پیدائے مدینہ

ہے ملجا و ماوائے جہاں مسکنِ سرور (ﷺ)
سرکار (ﷺ) جو ہیں ملجا و ماوائے مدینہ

رہتا ہوں یہاں پر بھی ثنا گوئے پیمبر (ﷺ)
پایا ہے جو ماحولِ دلآرائے مدینہ

جو روگ معائب کے لیے بیٹھے ہیں' آئیں
محبوب ہیں خالق کے' مسیحائے مدینہ

ہے منتظر اُس شخص کا داروغۂ جنّت
جو عاشقِ کعبہ ہے' جو شیدائے مدینہ

ہیں کعبے کے آداب سے واقف وہی بندے
جو لوگ ہیں قسمت سے شناسائے مدینہ

مسرُور ہیں کچھ' پا کے حضوری کی سعادت
مہجوروں کے ہونٹوں پہ بھی ہے "ہائے مدینہ"

ہر مومنِ کامل کی ہے محمودؔ دعا یہ
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

راجا رشید محمودؔ (مدینہ منورہ)

گرداب میں محصور ہے اُمّت کا سفینہ
اَے کاش! کریں چشمِ کرم شاہِ مدینہ (ﷺ)

انسان تو دُنیا میں تھا حَیوان سے بدتر
آقا (ﷺ) نے سکھایا اسے جینے کا قرینہ

اس ماہ پہ سَو لاکھ بہاریں ہیں تصدُّق
پیارا ہے بہت اُن (ﷺ) کی ولادت کا مہینا

طیبہ میں ہمیں ملتی ہے فردوس کی خُوشبو
بڑھ کر ہے بہت مُشک سے' آقا (ﷺ) کا پسینہ

سرکار (ﷺ) نے ہم سب کو دیا درسِ اُخوّت
اُلفت سے رہیں' دل میں نہ رکھیں کبھی کینہ

معراج میں اللہ نے جب اُن کو بُلایا
اُمّت کے لیے لائے وہ بخشش کا خزینہ

آتی ہے صدا دل سے "مِرے پیارے محمد (ﷺ)!"
سرکار (ﷺ) کی اُلفت سے ہے معمور یہ سینہ

جو اُن سے ہُوا دُور' خُدا تک نہیں پہنچا
عرفانِ نبی (ﷺ) معرفتِ حق کا ہے زینہ

لبریز ہُوا قلب ہے تنویرِ نبی (ﷺ) سے
اے پھولؔ! ضیا پاش مرے دل کا نگینہ

تنویر پھولؔ

کرنی ہے رقم نعتِ شہنشاہِ مدینہ (ﷺ)
یا رب! ہو عنایت مجھے لفظوں کا خزینہ

اک لمحہ میں بن جاتا تھا خوشبوؤں کا گھر وہ
جس گھر میں پہنچ جاتا تھا آقا (ﷺ) کا پسینہ

ساحل پہ پہنچ جائے گا اک دن وہ یقیناً
مل جائے جسے آلِ پیمبر (ﷺ) کا سفینہ

جب بھی کسی سائل نے سوال اُن سے کیا تھا
ہرگز لبِ سرکار (ﷺ) پہ آئی نہ کبھی ''نہ''

اُس دل پہ ہیں قربان جہانوں کے خزانے
جس دل میں ہو سرکار (ﷺ) کی الفت کا خزینہ

سرکار (ﷺ) کے قدموں میں کھڑا ہو کے دُعا مانگ
وہ جائے اَجابت ہے، وہاں ہوتی نہیں ''نہ''

بے حد ہے کرم دونوں کریموں کا یہ مجھ پر
آنکھوں میں جو مکہ ہے، جو دل میں ہے مدینہ

یا رب! یہ گزارش ہے مری تجھ سے کہ ہر سال
طیبہ ہی میں بیتے مرا رمضاں کا مہینہ

یہ رب کی عطا ہے جو میں لکھ لیتا ہوں نعتیں
ورنہ مجھے آتا ہی نہ تھا اِس کا قرینہ

اُس شخص کے دل کو تو کوئی شہر نہ بھائے
جس کی بھی نگاہوں میں سما جائے مدینہ

ہو جاتا ہے دل ہجرِ مدینہ سے جو مضطر
دل ہی میں سجا لیتا ہُوں مَیں بزمِ شبینہ

یہ مجھ پہ عجب فُرقتِ روضہ کا اثر ہے
دریا ہے رواں آنکھ سے اور جلتا ہے سینہ

رحمت کی نظر اِن پہ ہو اے رحمتِ کونین (ﷺ)!
آنکھیں جو برستی ہیں، سُلگتا ہے جو سینہ

سرکار (ﷺ) کی چوکھٹ پہ صدا آئی یہ دل سے
اِس عتبۂ عالی پہ ذکیؔ! تم سا کمینہ؟

رفیع الدین ذکی قریشی

ہو حُبِّ پیمبر (ﷺ) سے منور مرا سینہ
وقف اُن (ﷺ) کے لیے ہو مرا مرنا، مرا جینا

اِک جشنِ مسرت کا سماں ہوتا ہے پیدا
میلادِ شہِ دیں (ﷺ) کا جو آتا ہے مہینا

کشکولِ طلب منتظرِ دستِ عطا ہے
آیا نہ مگر مجھ کو گدائی کا قرینہ

از راہِ کرم پار لگا دیں اسے مولا (ﷺ)!
گردابِ بلا میں ہے جو مِلّت کا سفینہ

ہے صورتِ دل جسم میں شہرِ شہِ اَبرار (ﷺ)
وہ خاتمِ دوراں میں ہے مانندِ نگینہ

بے تاب کیے رکھتی ہے حسرت یہ شب و روز
''کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ''

وا میرے لیے رحمتِ سرکار (ﷺ) کا دَر ہو!
طیبہ میں حضوری کا لگے ہاتھ خزینہ

محبوبِ حجازی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہو الفت سے جو لب ریز
درکار ہے سینے میں وہ نیّرؔ دلِ بینا!

ضیا نیّرؔ

لے جائے گا کب ہم کو بھی طیبہ کا سفینہ
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"
قسمت میں ہو سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے کی زیارت
دیکھیں گے وہاں رحمتِ باری کا خزینہ
بیٹھا ہوں لیے دل میں یہی حسرتِ بے تاب
کب زیست میں آئے گا مری حج کا مہینا
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عرفان کی دولت ہمیں بخشی
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا در عرشِ الٰہی کا ہے زینہ
دنیا کے گلستان میں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے
ہر گُل کی مہک سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پسینہ
یہ دنیا ریاضؔ ایک انگوٹھی کی طرح ہے
ہے گنبدِ خضریٰ ہی انگوٹھی کا نگینہ

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

دسیا اے نبی پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جیون دا قرینہ
اخلاق سکھایا اے چھڈو مہر دا چینہ
حُب تاہنگھ ترے چل بنن سال توں صدیاں
پل پہر ایہہ دن رات بنے ہفتہ مہینہ
دل دِین دُنی ساہویں مرے آن کے آکھن
اک پاسے مرے کعبہ اے، اک پاسے مدینہ

ہے عودؔ، اگر، نافہ، حنا، چنبا تے عنبر
ہر باس نوں شرماندا ہے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دا پسینہ
ٹُردا ہے دلیلاں دے سہارے تے وچارا
لگّے گا کدوں پار مرا شوق سفینہ
ہر قلب ہی کعبہ ہے کھری ذات دا ڈیرا
رب عرش بنا چھڈیائے زمیں اُتے مدینہ
ہر سوچ دے متھے تے لکھا چھڈیائے یا رب
پنج تن دے صدقڑے ہے مرا کھانا تے پینا
ہر رین مری آقا جی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شب رات بناؤ!
کجھ نور نظر نال بھرو، کھول کے سینہ
اک اسم جہاں رج کے تسلی رہوے دل نوں
انعام ملے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مرے شوق نوں تینا
خالق نے جے آدمؑ نوں بنایا اے تساں لئی
آقا جی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! تاں وجدی ہی رہوے سانس دی بینا
گُل نور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نیں، گئے اوج فلک تک
دل عین جے مُندری ہے تے وچ نور نگینہ
باواؔ تے کرم کرنا جے حسنینؓ دے صدقے
اک طلب چروکی اے ملے دید درینہ
دیدار محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دا ملے شیشہ جے باواؔ
"کب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ"

سائیں بشیر باواؔ چشتی (شیخوپورہ)

دیکھے تو کوئی نسبتِ سرور (ﷺ) کا قرینہ
اصحابؓ ستارے ہیں تو عترتؓ ہے سفینہ

حاجت ہے ہمیں لطف و عنایات و کرم کی
"ہاں، کوئی نظر رحمتِ سلطانِ مدینہ (ﷺ)"

آقا (ﷺ) نے اُخوّت کا سَبَق ہم کو دیا ہے
دل میں نہ حسَد ہو، نہ کوئی بُغض، نہ کینہ

جو دیدۂ بے نور کی صورت میں تھا پہلے
طیبہ کی زیارت سے ہُوا دیدۂ بینا

طیبہ کی ہوا کھائی، نہ وہ خاک ہی اوڑھی
مرنا بھی یہ مرنا ہے کوئی، جینا ہے جینا؟

لازم ہے کہ محمود نظام آپ کا لاؤ
دنیا میں اگر چاہتے ہو امن و سکینہ

راجا رشید محمود (شہرِ حضور (ﷺ) سے)

[مشاعرے میں یہ نعت اخلاص مآب نعت خواں محمد ارشد قادری نے پڑھی جو ۳۰ اپریل ۲۰۱۰ء کو اپنے خالق و مالک سے جا ملے]

مرے دل نوں نت بھائے تمنائے مدینہ
"کب دیکھیے" بر آئے تمنائے مدینہ"

جد تک ایہہ سنپورن نہ بنے تانگھ ضمیری
دل چوں نہ کدی جائے تمنائے مدینہ

وچ کھونجیاں ڈڈیاندی ہے اکلاپیاں ماری
کونجاں طرحاں کُرلائے تمنائے مدینہ

بھادوں دے چماسے توں پتاسے وی پٹاکن
وچ چیت دے گھبرائے تمنائے مدینہ

ماڑے دی دعا وانگ اجے توڑ نہیں اپڑی
رنجھاں نوں وی ترسائے تمنائے مدینہ

پونگاں دی ہے تڑفاٹ چڑھے ہاڑھ دا سوکا
دن رات وی تڑپائے تمنائے مدینہ

چھم چھم دے سلابھے نے بڑا تایا ہے باوا
اکھ تیری تے برسائے تمنائے مدینہ

سائیں بشیر باوا

یوں دل میں ہو منشائے تمنائے مدینہ
ہر روز ہو اِحیائے تمنائے مدینہ

لاہور میں تڑپائے تمنائے مدینہ
"کب دیکھیے" بر آئے تمنائے مدینہ"

اپنائے اُسے خالقِ کونین کا کعبہ
وہ بندہ جو اپنائے تمنائے مدینہ

جو روشنی پاتا ہوں میں دربارِ خدا سے
وہ روشنی اُجلائے تمنائے مدینہ

فرزانگی بخشی ہے مجھے میرے خدا ہے
یوں، سر میں ہے سودائے تمنائے مدینہ

عرفانِ الٰہی کی عطا جس کو ہو عظمت
وہ شخص ہو جُویائے تمنائے مدینہ

ظلمات اسے گھیریں نہ کیوں دونوں جہاں میں
جس شخص کی دُھندلائے تمنائے مدینہ

محمود کی یوں حاضری منظور ہوئی ہے
محمود تھا شیدائے تمنائے مدینہ

راجارشید محمود (مدینۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے)

شُدھ ذہن نوں کر آئے تمنائے مدینہ
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

برسات بنا چھڈ دے نیں نت دوری دے بدّل
وچ اکھاں دے بھر آئے تمنائے مدینہ

سدھراں تے کدی چاواں تے رکھدیوے کدی دل
رتجھاں تے وی دھر آئے تمنائے مدینہ

جھک جھک کراں سجدے دی بلندی نوں سلاماں
کر چوٹی وی سر آئے تمنائے مدینہ

وچ لور سدا نور دی چھم چھم توں ہاں قربان
تاہنگھاں تے وی ور آئے تمنائے مدینہ

تخئیل اُڈاری دے سماں کٹ دا ہے پر جے
لے ہور وی پر آئے تمنائے مدینہ

نت نورِ مجسم دی زیارت نوں کرے دل
صد شکر کہ گھر آئے تمنائے مدینہ

باوا جے ملاپاں دے سواداں توں اگانہہ ہور
دُکھ ہجر دے جر آئے تمنائے مدینہ

بشیر باوا

چھب دیکھیے بر آئے تمنائے مدینہ
چھب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

ترساندا رہوے وقت مری عید بنے گی
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

ثریا اے بڑی دیر توں کہہ آس دا بیڑا
چھب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

دل دین دُنی لوڑ مرا حال تے ماضی
سب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

اک لشک جہی نور دی لہراندی رہوے جھب
دب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

فریاد مری سُن کے نبی پاک کہ فرمان
لب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

مِت اسم توں کھاندی اے طبع روز کھانے
چپ دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

ہر سوچ مری میم توں معراج پسند اے
ڈھب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

اس بزم دا ہر شخص ہی دیدار طلب اے
سب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ

وچ گور مری دیپ جگے نور دا باوا
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

بشیر باوا چشتی

دل میں مرے ہر آن تولّائے مدینہ
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

آغوش میں ہے اس کی ہی سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا روضہ
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

محسوس یہ ہوتا ہے مری رُوح وہیں ہے
"کب دیکھیے' بر آئے تمنائے مدینہ"

روشن ہے وہاں اُلفتِ سرکار (ﷺ) کی مشعل
"کب دیکھیے' بر آئے تمنّائے مدینہ"

طیبہ ہی میں تو گُنبدِ سُلطانِ اُمم (ﷺ) ہے
"کب دیکھیے' بر آئے تمنّائے مدینہ"

اللہ نے اس شہر کو عظمت سے نوازا
"کب دیکھیے' بر آئے تمنّائے مدینہ"

عُشاقِ نبی (ﷺ) ماہی بے آب بنے ہیں
"کب دیکھیے' بر آئے تمنّائے مدینہ"

ہر سُو ہے وہاں رحمتِ سرکار (ﷺ) کا پرتو
"کب دیکھیے' بر آئے تمنّائے مدینہ"

اے پھولؔ! مِرے دل میں تڑپ شہرِ نبی (ﷺ) کی
"کب دیکھیے' بر آئے تمنّائے مدینہ"

تنویر پھولؔ

جون ۲۰۰۹ کا
سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل کا ۸۹واں
آٹھویں سال کا چھٹا حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ
چوپال (ناصر باغ) لاہور
۶ جون ۲۰۰۹ ۔ نمازِ مغرب کے بعد

....

صاحبِ صدارت: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)
مہمانِ خصوصی: سائیں بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ)
مہمانِ اعزاز: محمد سلیم نقشبندی
قاریٔ قرآن: محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (امیر تبلیغ اسلامی)
نعت خواں: محمد ارشد قادری ۔ محمد سلیم نقشبندی
ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ
(چیئر مین سیدِ ہجویرؒ نعت کونسل / مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت")

....

مصرعِ طرح:
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"
شاعر:
ناظم علی وقار انبالوی
(وفات: ۲۶ جون ۱۹۸۸)

جون ۲۰۰۹ کا حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوابِ سے نیند کے ماتے جو جگائے تو نے
پردے کتنے ہی نگاہوں سے اُٹھائے تو نے

زیست بے مقصد و بے مایہ ہوئی جاتی تھی
اس کے سر پر بھی کئی تاج سجائے تو نے

غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے
راستے منزلِ عُقبیٰ کے دکھائے تو نے

آتشِ کفر کے شعلوں کی لپک تھی ہر سُو
لیکن اِس آگ میں بھی پھول کِھلائے تو نے

تجھ کو اپنوں نے، پرایوں نے بہت رنج دیے
کر دیے ایک مگر اپنے پرائے تو نے

بوریا تیرے ہی صدقے میں ہُوا ہمسرِ عرش
تاج اور تخت نگاہوں سے گرائے تو نے

تیری کملی ہے کہ دامانِ محبّت ہے کوئی
مجھ سے خاطی اِسی دامن میں چھپائے تو نے

ناظم علی وقارؔ انبالوی

حمدِ باری تعالیٰ

ذکر نے تیرے، ہیں تسکین کے ہالے بخشے

"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

تُو نے فرمایا کہ اُسوہ ہے نبی (ﷺ) کا احسن

اُن (ﷺ) کی سیرت کے ہیں قرآں میں حوالے بخشے

ہم کو اُمت میں شہِ دیں (ﷺ) کی کیا تُو نے خُدا

ہم کو اِک پیارے نبی (ﷺ)، چاہنے والے بخشے

تُو ہے رحمٰن، دیا خَلق کو عُصف و ریحان

بُھوک میں تُو نے ہی انساں کو نوالے بخشے

آہِ مظلوم پہنچ جاتی ہے فوراً اُوپر

جو گئے عرش پہ، اس دل کو وُہ نالے بخشے

تین سو تیرہ کی امداد جو کرنی تھی تجھے

بدر میں تُو نے فرشتوں کے رسالے بخشے

اِذن سے تیرے ہے تعمیرِ جہانِ تازہ

تُو نے انساں کو ہمہ رنگ مسالے بخشے

خوانِ یغما ہے ترا، سب کا ہے تُو ہی رازِق

اپنی نعمت کے جہاں بھر کو ہمالے بخشے

گُلشنِ شعر میں ہے پھُول پہ انعام ترا

حمد کہنے کے ہیں انداز نرالے بخشے۔

تنویر پھول (نیویارک)

میرے ہونے کے مجھے کون حوالے بخشے

جو نہ تو اپنی ہدایت کے اُجالے بخشے

ہر مصیبت سے مجھے تو ہی نکالے مولا

لاکھ چھینے کوئی، تو مجھ کو نوالے بخشے

آسماں تو نے، زمیں تو نے بنائی مولا

دامنِ کوہ، سمندر کے پیالے بخشے

تو سخی ہے، ترا محبوب (ﷺ) سخاوت والا

جو شفاعت کے شب و روز قبالے بخشے

جبر کے سامنے کچھ عزم نہ ڈولا اپنا

رب نے ہمّت کے عقیلؔ ایسے ہمالے بخشے

رنگ سے رنگ ملائے بھی، جدا بھی رکھّے

آنکھ بھی بخشی، مناظر بھی نرالے بخشے

عقیلؔ اختر (لاہور)

میں کہ اِک قطرۂ ناچیز تھا، اس نے مجھ کو

نیست سے ہست کیا، کتنے حوالے بخشے

مورِ بے مایہ کو بھی رزق وہی دیتا ہے

آشیاں میں جو پرندوں کو نوالے بخشے

ساری مخلوق کا خالق ہے وہی ربّ کریم

اپنے بندوں کو جو بے اَنت خزانے بخشے

آنکھ کھلتے ہی تحیّر کے جہاں کھلتے ہیں

دیدۂ بینا کو منظر وہ سہانے بخشے

عشق جو واقفِ آدابِ خداوندی ہے

اُس کو اظہار کے کیا کیا ہیں قرینے بخشے

حیرتی نُدرتِ تخلیق کے اندر گم ہے

اُس نے کیا دشت و جبل کو ہیں نظارے بخشے

چارہ سازی میں ہے کافی وہی تنہا نیرؔ
دونوں عالم کو جو ہے اپنے سہارے بخشے

ضیا نیرؔ (لاہور)

عقل سے جب ہیں ورا سب ہی کمالات ترے
میرے اللہ! تجھے پھر کوئی سمجھے کیسے

تیرے اَفعال ہوں، اَحکام ہوں یا ذات و صفات
یا الٰہی! وہ ہیں لاریب انوکھے سب سے

جب نہ کچھ تھا تُو مگر تھا اے خدائے ازلی
بالیقیں سارے جہاں تُو نے ہی تخلیق کیے

کہیں پانی، کہیں خشکی، کہیں ہیں کوہ و دمن
اے مِرے رب! یہ ہیں شہکار تری قدرت کے

تیرے ہی رنگ و جمال ان میں نظر آتے ہیں
وہ ہوں کلیاں کہ وہ ہوں پھول کہ وہ ہوں پتے

تیرے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ ایماں ہے ہمارا ایسا
ہم نے مانا ہے تجھے اپنا خدا بے دیکھے

کافر و مُشرک و مُلحد ہوں کہ مومن ہو کوئی
ہو رہے ہیں سبھی سیراب تری رحمت سے

معرفت ہی تری جب بندگی کی ہے معراج
مجھ کو بھی دولتِ عرفان عطا فرما دے

یا الٰہی! تری یادوں کے چراغوں ہی نے
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

ہے دعا عاجزِ ناچیز کی تجھ سے یا رب!
اس کے دل میں بھی فروزاں ہوں ترے ہی جلوے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

جو درِ خالقِ ہر کون و مکاں پر پہنچے
سر جھکاتے ہیں وہ ٹیکے ہوئے اپنے گھٹنے

دیدِ کعبہ سے مشرّف ہوں خدایا! سارے
جو تری حمد کے گاتے ہیں جہاں میں نغمے

چشمِ پُرنم جو سُوئے خانۂ کعبہ جھانکے
ابرِ الطاف و عنایات و سخاوت برسے

جو مدد دل سے رشیدؔ اپنے خدا سے مانگے
حصرِ اندوہ و مصائب سے وہ باہر نکلے

دامِ تزویرِ شیاطین میں مُلّا اُلجھے
ورنہ کیوں فقہی مباحث کی بِنا پہ لڑتے

میں نے یُونہی تو نہیں حمد سرائی کی ہے
عرشِ وجدان سے جذبات یہ دل میں اُترے

پائے گا بندۂ رحمان عنایت وافر
مُلتزم سامنے ہو، اور جو جھولی پھیلے

مانیں خالق کو تو مخلوق سے الفت رکھیں
یہ للک کاش ہر اک قلب کے اندر اُبھرے

حمد کافی ہے یا اَحکام بھی رب کے مانیں
اہلِ اخلاص کی اِس باب میں رائے آئے

راجا رشید محمودؔ

حمد و نعت

حرف آغازِ سُوَر میں ہیں جو حٰم ایسے
ان کے تو سرورِ کونین (ﷺ) ہی معنی سمجھے

بھیجے اللہ نے سارے ہی نبی تو پہلے
اوّلِ خلق نبی (ﷺ) بعد میں سب کے، بھیجے

اختیارات اُدھر رب نے نبی (ﷺ) کو بخشے
اِدھر آقا (ﷺ) نے یہ فرمایا کہ خاطی میرے

بھیجا اللہ نے محبوب نبی (ﷺ) کو، جن سے
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

ماہِ فاراں کو کیا مہرِ ازل نے اُجلا
شعشعے نورِ ہدایت کے جہاں میں چمکے

عرش سے اُس کو سَنَد آئے گی منظوری کی
اپنے آقا (ﷺ) کے وسیلے سے جو عرضی بھیجے

رب نے دوزخ تو بنا رکھی ہے لیکن یارو!
کس لیے حامد و ناعت کو ہوں اس کے خدشے

اپنے اللہ سے مانگی ہے بقیعِ غرقد
ہم نے محمودؔ رکھے اپنے عزائم اُونچے

راجا رشید محمودؔ

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

ہمیں اللہ گناہوں سے بچا لے، بخشے
اس لیے آپ (ﷺ) کی سیرت کے حوالے بخشے

مرد و زن، پیر و جواں، شاہ و گدا ہر اک کو
رہبری کے لیے سُنّت کے مقالے بخشے

جیتے جی ساغرِ زم زم سے نوازا ہم کو
مَر گئے پر ہمیں کوثر کے پیالے بخشے

اُن (ﷺ) کی سنّت پہ چلیں، آج بھی امکان تو ہے
کہ خدا اپنے فرشتوں کے رسالے بخشے

ریت کے ذرّے ہوئے شمس و قمر کی صورت
آپ (ﷺ) کی راہ نے ایسے ہمیں چھالے بخشے

ہم کہ دلدادۂ دلدارِ خدا ٹھہرے ہیں
ہمیں کیسے نہ مصیبت سے نکالے، بخشے

ظلم کی رات کٹی، غم کا اندھیرا ٹوٹا
آپ (ﷺ) کی چشمِ رسالت نے اُجالے بخشے

وہ تو دیتا ہے، یہ تقسیم کِیا کرتے ہیں
ہمیں دونوں ہی نے رحمت کے نوالے بخشے

آپ (ﷺ) کے آنے سے رستے ہوئے روشن، رزمیؔ
کبھی سورج تو کبھی چاند کے ہالے بخشے

محمد بشیر رزمیؔ (لاہور)

ستر پوشی کو بھی آقا (ﷺ) نے دوشالے بخشے
سیریِ روح کی خاطر بھی حوالے بخشے

رحمتِ کُل (ﷺ) کی ولادت کا جونہی سال آیا
خالقِ کُل نے سبھی ماؤں کو بالے بخشے

کم نہیں ہم پہ یہ احساں بھی شہِ دوراں (ﷺ) کا
مانگنے کو جو ہمیں رب سے حوالے بخشے

کیوں نہ اُس چہرۂ والشمس پہ ہم ہوں قرباں
جس نے ہر دُکھ کے اندھیرے میں اُجالے بخشے

لگ گئے کُشتوں کے پُشتے سرِ میدانِ جہاد
سرورِ دیں (ﷺ) نے جونہی چوب کے بھالے بخشے

دخترِ رز کے جو شیدائی تھے، آقا (ﷺ) نے اُنھیں
مئے وحدت کے سُکُوں بخش پیالے بخشے

بات کرنے ہی کے آداب نہ آتے تھے جنھیں
گفتگو کے اُنھیں آقا (ﷺ) نے مقالے بخشے

جو خطا کار و سیہ کار تھے حد سے بڑھ کر
آپ (ﷺ) نے اُن کو بھی جنت کے قبالے بخشے

گرتے پڑتے ہوئے آتے تھے جو اُن کے در پر
اُن کی رحمت نے اُنھیں بھی تھے سنبھالے بخشے

ہوں گے حیران سبھی دیکھ کے یہ وقتِ جزا
مجھ کو آقا (ﷺ) نے جو کوثر کے پیالے بخشے

رب کے محبوبِ یگانہ (ﷺ) ہی کی آمد نے ذکی!
”غمِ دنیا کے اندھیرے میں اُجالے بخشے“

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

آپ (ﷺ) نے نُورِ ہدایت کے حوالے بخشے
”غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے“

آپ (ﷺ) ہیں ماہِ رسالت تو صحابہؓ انجم
ظلمتِ کُفر میں تنویر کے ہالے بخشے

دس وُہ اصحابؓ نبی (ﷺ) ایسے ہُوئے خُوش قسمت
آپ (ﷺ) نے جن کو ہیں جنّت کے قُبالے بخشے

فتحِ مکّہ ہو، اُحُد ہو کہ ہو طائف کا سفر
درگُزر کے ہیں سب انداز نرالے بخشے

”حَسْبِیَ اللّٰہ“ کہا، پیٹ پہ باندھے پتّھر
اپنی اُمّت کو توکّل کے ہمالے بخشے

کوئی اللہ کی تلوار، کوئی شیرِ خُدا
صفِ ہستی کو حیدرؓ سے جیالے بخشے

سُورۂ دَہر ہے شاید کہ نبی (ﷺ) کے گھر نے
خُود کیے فاقے، سوالی کو نوالے بخشے

آپ (ﷺ) نے رشتہ مُواخات کا قائم یُوں کیا
جو مہاجر تھے، اُنھیں چاہنے والے بخشے

گلشنِ زیست میں دل پُھول کا مُضطر ہے بہت
آپ (ﷺ) کی یاد نے اس دل کو ہیں نالے بخشے

تنویر پھول

آپ (ﷺ) نے زیست کے انداز نرالے بخشے
بے نشاں لوگوں کو دنیا میں حوالے بخشے

آپ کے نورِ مبیں نے ہی جہاں کے آقا (ﷺ)
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (ﷺ) نے عرش نشیں کر دیا انسانوں کو
جو تھے پستی میں گھرے، ان کو ہمالے بخشے

آپ (ﷺ) کے نقشِ کفِ پا سے ہیں گلزار کھلے
زیست کے دشت میں ہیں آپ (ﷺ) نے لالے بخشے

جو تھے اصنام پرستی میں مگن، ان میں سے
آپ (ﷺ) نے لوگ خدا ڈھونڈنے والے بخشے

آپ (ﷺ) کے سایۂ اکرام پہ ہم ناز کریں
دھوپ میں آپ (ﷺ) نے ہی سر پہ دوشالے بخشے

کیوں نہ ہم بختِ بلالؓ پہ کریں رشک ریاضؔ
سرورِ دیں (ﷺ) نے ہمیں ان سے ہیں کالے بخشے

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

دلِ بے تاب کو ہر وقت سنبھالے بخشے
غمِ سرکار (ﷺ) تسلّی کے دوشالے بخشے

مدحِ سرکار (ﷺ) کے آداب سکھائے رب نے
اُس پہ اظہار کے انداز نرالے بخشے

نور بھی، طور بھی، خورشید و قمر، تارے بھی
روشنی تجھ کو یہ کیا کیا نہ حوالے بخشے

جس نے بھی آپ سے چاہت کا تعلّق جوڑا
رب نے اُس کو بھی کئی چاہنے والے بخشے

مضمحل لوگوں کو جینے کا قرینہ بخشا
نوعِ انساں کو اندھیروں میں اُجالے بخشے

روزِ محشر یہ مُنادی پہ مُنادی ہو گی
جن کو محبوب! تو دامن میں چھپا لے، بخشے

اسمِ سرکارؐ عقیلؔ ایسا ہے اسمِ اعظم
ڈوبے کشتی جو بھنور بیچ اُچھالے بخشے

عقیل اختر

لفظ مانگے تو پیمبر (ﷺ) نے مقالے بخشے
نعت کہنے کے بھی اُسلُوب نرالے بخشے

آپ کی شکل میں پہلے دیا مہتاب منیر
ربِّ اکبر نے پھر اصحابؓ کے ہالے بخشے

شب ظلمات کو اک صبح نبی (ﷺ) نے بخشی
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

اُجڑے گلزاروں کو آقا (ﷺ) نے بہاریں بخشیں
جلتے صحراؤں کو بھی پیار کے جھالے بخشے

جو بھی قدموں میں گرا، اس کو سرفراز کیا
چاہنے والوں کو بخشش کے قبالے بخشے

غمِ محشر سے غلاموں کو کیا یوں آزاد
معتبر نسبتِ اقدس کے حوالے بخشے

ان کا اندازِ عطا، اور کسی میں کب ہے
قطرہ مانگا جو کسی شخص نے، پیالے بخشے

خلعتِ فاخرہ بخشا کہ نہ بخشا لیکن
نام لیواؤں کو رحمت کے دوشالے بخشے

اک نگہ ڈالی تو گمراہ بھی رہ پر آئے
مجھ سے قیصرؔ کو ہدایت کے حبالے بخشے

عبدالحمید قیصرؔ (لاہور)

جاں نثار آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو خالق نے نرالے بخشے
سارے اصحابؓ بہت چاہنے والے بخشے

پئے تقلید احادیثِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم کو
خوب سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سیرت کے حوالے بخشے

ہم نے سوچا تھا، ترشح ہی ہمیں کافی ہے
ابرِ الطاف کے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جھالے بخشے

دین اور ذات کے سب دشمنوں کو، آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے
ڈالیاں پھولوں کی، عرفان کے ڈالے بخشے

ایسے لوگوں کو، جنھوں نے انھیں پتھر مارے
لطفِ پیہم کے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمالے بخشے

ان کو آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت جنھیں وافر بخشی
رب نے مدحت کے بھی اسلوب نرالے بخشے

میرے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خواتینِ جہاں کی خاطر
حفظِ توقیر کے مقصد سے دوشالے بخشے

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بندے جھکائے جو خدا کے آگے
رب نے بھی آپ کو جاں وارنے والے بخشے

اپنے محبوب پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کو رب نے
حمزہؓ و طلحہؓ و خالدؓ سے جیالے بخشے

چل کے دیکھا کہ شدائد بھی ہیں وجہِ راحت
راہِ طیبہ نے، خوشا، پاؤں کو چھالے بخشے

نورِ توحید سے دل سب کے منوّر کر کے
ظلمتِ دہر کو سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اُجالے بخشے

ان میں محفوظ ابد تک ہے یہ، جو خالق نے
اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمّت کو عنایات کے ہالے بخشے

حشر کے روز یہ محمودؔ سے آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا
جا، تجھے بخش و رحمت کے قبالے بخشے

راجا رشید محمودؔ

رب نے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے کو اُجالے بخشے
اور روضے نے زمانے کو اُجالے بخشے

صبحِ صادق کے سے دنیا میں سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آئے
اِس حقیقت نے سویرے کو اُجالے بخشے

اپنے سایے میں چھپانے کے لیے خالق نے
اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سایے کو اُجالے بخشے

بوسۂ نعلِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے شبِ اِسرا میں
ماہ و انجم کے اُجالے کو اُجالے بخشے

روشنی ماہِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بکھیری ایسی
ہر ہدایت کے ستارے کو اُجالے بخشے

کنزِ مخفی کو کِیا عام نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایسے
نورِ وحدت کے خزانے کو اُجالے بخشے

بحرِ ظلمات جہاں میں جو ہر اک کو پایا
آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پرائے کو اُجالے بخشے

خوابِ غفلت سے جگایا ہے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سب کو
ایسے ہر نیند کے ماتے کو اُجالے بخشے

ڈھن لگی ''صلِ علیٰ صلِ علیٰ'' کہنے کی
ایسے، آقا (ﷺ) نے مجھ ایسے کو اُجالے بخشے

شب کا اندھیارا تھا، محبوبِ خدائے کُل (ﷺ) نے
جب بُصیریؒ کے قصیدے کو اُجالے بخشے

سلکِ اخلاص میں آقا (ﷺ) نے پروئے بندے
یوں، اُخوت کے ادارے کو اُجالے بخشے

ظلمتِ شب میں دکھاتا ہے وہ رستہ سب کو
نورِ سرور (ﷺ) نے پتنگے کو اُجالے بخشے

روشنی بچّوں سے شفقت کی، نبی (ﷺ) نے دی ہے
اور، خواتین سے ناتے کو اُجالے بخشے

کونوں کُھدروں کو بھی آقا (ﷺ) نے کیا ہے روشن
ہر غبی شخص کو، سیانے کو اُجالے بخشے

نعت، سرکار (ﷺ) کی محمودؔ خدا نے کہ کر
شعر کے آئنہ خانے کو اُجالے بخشے

راجا رشید محمودؔ

جتنے سرکار (ﷺ) نے اُمت کو طریقے بخشے
سچ تو یہ ہے کہ سبھی اچھوں سے اچھے بخشے

شبِ معراج عطا رب نے کیے جو ان کو
اپنی اُمّت کو وہی آپ نے تحفے بخشے

ناخدائی کے لیے آپ (ﷺ) کو جب یاد کیا
موجِ طوفاں ہی نے خود آ کے کنارے بخشے

رب نے معراج کی شب پیار سے یہ فرمایا
جا اے محبوب! ترے اُمّتی سارے بخشے

ہے کوئی غوثؓ، کوئی داتاؒ، کوئی ہے خواجہؒ
مصطفیٰ (ﷺ) نے ہمیں سب پیر نرالے بخشے

آپ ہیں قاسمِ نعمت جو بحکمِ داور
نعمتوں کے ہمیں آقا (ﷺ) نے خزانے بخشے

سیدہ فاطمہؓ اور ذاتِ علیؓ و حسنینؓ
مجھ کو آقا (ﷺ) نے شفیقؔ ایسے سہارے بخشے

شفیق احمد شفیقؔ بریلوی (کراچی)

زندہ رہنے کو نبی جی (ﷺ) کے حوالے بخشے
میری کشتی کو خدا ان کے کنارے بخشے

تا ابد میں بھی ثنا خوانِ رسالت ٹھہروں
مدحت ختمِ رُسُل (ﷺ) ایسے دوشالے بخشے

پھر وہی سوزِ دروں ربِّ علی دے ڈالے
راکھ ہوتی ہوئی اُمّت کو شرارے بخشے

زندگی میں کبھی گہنائے نہ اُمید کا چاند
ان (ﷺ) کی رحمت مجھے وہ نور کے ہالے بخشے

رہروانِ رہِ طیبہ میں گِنا جاؤں میں
یوں مقدر کو چمکتے ہوئے تارے بخشے

اپنی رحمت سے سنوارے مری عقبیٰ مولا
''غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے''

زندگی جینے کو رب آپ (ﷺ) کا اُسوہ دے دے
راہ چلنے کے لیے آپ (ﷺ) کے رستے بخشے

حاصلِ زیست ہو جس کے لیے بس عشقِ نبی (ﷺ)
دل کے احوال خدا ایسے نرالے بخشے

دل مچلتا ہے مرا بہرِ زیارت انجم
کاش آنکھوں کو خدا آج وہ جلوے بخشے

محمد افضال انجم (لاہور)

نقشِ پائے نبوی کی یہ عطا بھی سُنیے
ذرّے طیبہ کے مہ و مہر سے بڑھ کر چمکے

دل کی دھرتی میں لگائے جو دُرودی پودے
ابرِ الطاف نبی (ﷺ) اُس پہ چھما چھم برسے

اُس کی خوشِ بختی پہ صدیوں کو بھی رشک آتا ہے
جو مدینے میں کبھی ایک گھڑی پل ٹھہرے

مہرِ فاران و صفا ہی کا تجمُّل ہے کہ جو
"غمِ دنیا کے اندھیروں کو اُجالے بخشے"

اُن کی رحمت کا کرے کیسے احاطہ کوئی
دشمنِ جاں کو لگاتے ہیں گلے جو ہنس کے

اُن کے صدقے سے ہمیں منزلِ مقصود ملی
اُن کی رحمت سے ہی آسان ہوئے سب رستے

میں ہوں اِک ذرّۂ ناچیز، وہ بدرِ کامل
مجھ سے سرکار (ﷺ) کے اوصاف رقم ہوں کیسے

دامن اپنا کبھی خالی نظر آیا ہی نہیں
ہم ہیں دربارِ شہِ کون و مکاں (ﷺ) کے منگتے

جب بھی یاد آئے گلستانِ مدینہ کا سماں
بُلبُلِ وجد سرِ شاخِ تمنا چہکے

کاش بن جاتے مدینے کے مُسافر ہم بھی
سایۂ گنبدِ خضریٰ میں سُکوں پا لیتے

چاند تاروں نے انھیں رشک سے دیکھا نازشؔ
یادِ سرکار (ﷺ) میں جو آنکھ سے آنسو ٹپکے

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

آپ (ﷺ) نے بخش دیئے دہر کو نُوری جلوے
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

اِک نظر لُطف کی اَے فخرِ اُمم، شاہِ اُمم (ﷺ)!
ہیں سلاطینِ جہاں آپ کے دَر کے منگتے

آپ (ﷺ) ہیں نُورِ ہُدیٰ، آپ سبھی کے رہبر
ظلمتِ دہر میں قندیلِ ہدایت لائے

آنکھ کے سامنے ہو آپ (ﷺ) کا جلوہ ہر دَم
بربطِ دل پہ بجیں صَلِّ عَلٰی کے نغمے

دشمنوں سے بھی سُلوک آپ (ﷺ) کا سُبحان اللہ!
پیرہن بخش دیا، قاتلِ حمزہؓ چھوٹے

آپ (ﷺ) سردارِ رُسُل، آپ کریم ابنِ کریم
وادیٔ طیبہ میں ہر سُو ہیں کرم کے چشمے

بعد خالق کے نہیں آپ (ﷺ) سے کوئی برتر
آپ نے ادنیٰ غُلاموں کو دیے ہیں رُتبے

آپ کو رَب نے بنایا ہے ہمارا والی
اَلْمَدَدْ! شاہِ رسُولانِ جہاناں (ﷺ)! مَدَدے!

پُھولؔ کے لب پہ ثنا آئی ہے سُبحان اللہ!
آپ (ﷺ) کے فیض سے گُلشن میں کِھلے ہیں غُنچے

تنویر پھولؔ

آپ نے کور نگاہوں کو بھی روشن کر کے
تیرہ و تار دلوں کو بھی اُجالے بخشے

میری تاریک شبوں پر وہ ضیا بار ہوئے
یادِ روضہ میں جو پلکوں پہ ستارے چمکے

پہلوئے کعبہ میں جب اُن کی ہوئی جلوہ گری
جتنے باطل تھے خدا' سارے زمیں بوس ہوئے

آمدِ سیّدِ والا (ﷺ) کا ہے اعجازِ مبیں
جس نے دنیا کے اندھیروں میں اُجالے بانٹے

اُس کی آمد پہ کریں کیوں نہ چراغاں ہر سو
جس نے آتے ہی شبِ غم کو اُجالے بخشے

کچھ حدیثوں میں ڈھلے' کچھ ہوئے قرآنِ مجید
حرف جتنے بھی تھے سرکار (ﷺ) کے لب پر آئے

آپ (ﷺ) نے نیند کے ماتوں کو جگایا آ کر
اور تاریک شبوں میں بھی اُجالے بانٹے

دیکھ کر اُمّتِ غافل کی تن آسانی کو
آپ (ﷺ) نے زیست کی ہر رہ سے ہٹائے کانٹے

راستے ہم نے تو دیکھے ہیں ہزاروں لیکن
روح پرور ہیں سبھی طیبہ نگر کے رستے

نعت کہنے کو جونہی میں نے ارادہ باندھا
مجھ کو اللہ نے لفظوں کے خزانے بخشے

یاد ہوں یادِ مدینہ کو ذکی! لگتا ہے
دستکیں دل پہ جو دیتی ہے وہ ہولے ہولے

رفیع الدین ذکی قریشی

عرش سے فرش پہ جب رحمتِ عالم (ﷺ) پہنچے
ڈھل گئے نور میں تاریک جہاں کے لمحے

آمدِ سرورِ عالم (ﷺ) سے فضائیں مہکیں
ہر طرف مہر و مُروّت کے پرندے چہکے

رحمتِ ہر دو جہاں (ﷺ) نے جو اُٹھائی ہے نظر
خشک جنگل نے بہاروں کے دوشالے اوڑھے

تشنہ لب جو بھی درِ رحمتِ عالم (ﷺ) پہ گیا
جام کوثر کے اُسے ساقیِ کوثر دیے

کِذب گاہوں میں صداقت کی اذانیں دے کر
کر دیئے آپ (ﷺ) نے تبدیل جہاں کے لہجے

جس نے دیکھا ہے بصد شوق محمد (ﷺ) کا جمال
اس کی نظروں نے ولایت کے خزینے بانٹے

ضوفشاں آج بھی وہ مہرِ ہدیٰ ہے جس نے
بزمِ ہستی کے اندھیرے کو اُجالے بخشے

کر گئے ہجر کی شاموں کو وہ روشن روشن
میری آنکھوں کے اُفق سے جو ستارے ٹپکے

جب سے آزاد ہیں جن فرقہ پرستی کے سحر
قصرِ دیں کے بھی در و بام ہیں اُجڑے اُجڑے

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

فیضِ سرکار (ﷺ) سے قسمت کا ستارہ چمکے
ارضِ طیبہ سے مجھے اب تو بلاوا آئے

اوجِ فاراں سے رسالت نے زمانے بھر میں
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

مجھ کو لے جائے قضا سُوئے مدینہ اِک دن
کچھ نہیں مانگتا دل میرا سوائے اِس کے

میں سدا کرتا رہوں پیرویٔ شاہِ زمن (ﷺ)
مجھے ارزانی ہو یہ اُن کی عطا کے صدقے

اُن کے فرمان کے سانچے میں ڈھلے میری حیات
ہر قدم آپ (ﷺ) کی سُنّت کے مطابق اُٹھے

ماند لَو اُن کی نہیں ہو گی دمِ آخر تک
حُبِّ خواجہ (ﷺ) کے جو روشن ہیں مرے دل میں دِیے

اُن (ﷺ) کی پرواز کی حد ہے نہ نہایت کوئی
پہنچے معراج کو وہ عرشِ معلّٰی سے پرے

شہرِ سرکار (ﷺ) میں ہو اب تو مری بھی طلبی
ہو سبیل ایسی، وہاں سے میرا ویزا آئے

ان سے بس آپ (ﷺ) کی رحمت ہی نکالے، نیّرؔ
رنج و آلام و مصائب جو مجھے ہیں گھیرے

ضیا نیّرؔ (لاہور)

خلد میں جانے کے اور نار سے آزادی کے
درِ سرکار (ﷺ) سے ہوتے ہیں عطا پروانے

جو بھی ناموسِ رسالت پہ فدا ہو جائے
باغِ جنّت میں پیمبر (ﷺ) کا پڑوسی وہ بنے

نفس و شیطان کے حملوں سے بچا لیجیے مجھے
میرے آقا (ﷺ)! یہ تو درپے ہیں مرے ایماں کے

ہر زمانے میں نظامِ شہِ دوراں (ﷺ) ہی نے
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

شاہِ کونین (ﷺ) کے چہرے کا تبسّم ہی تو
"غمِ دنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

وہ نہ ہوتے تو خدا کچھ بھی نہ پیدا کرتا
سب کا ہونا ہے یقیناً انھی کے ہونے سے

مثل و ثانی نہیں ان کا کوئی جنت میں بھی
انگلیوں سے جو تھے سرکار (ﷺ) کی چشمے پھوٹے

ہو زمیں یا ہو فلک، عرش ہو یا جنت ہو
ہر جگہ ہوتے ہیں محبوبِ خدا (ﷺ) کے چرچے

درد و آلام سے مطلوب رہائی ہو جسے
سرورِ دیں (ﷺ) کو درودوں کے وہ تحفے بھیجے

وہی ملجا ہیں جہانوں کے، وہی ماویٰ بھی
ڈوبتوں کو بھی جو ہیں پار لگانے والے

دین و ایمان اسی شخص کے ہوں گے کامل
رب کے پیارے سے کرے گا جو محبّت دل سے

التجا آپ سے کرتا ہے یہ اک ادنیٰ غلام
اک جھلک چہرۂ انور کی دکھا دیجے اسے

سدرہ پر رک گئے تھے روحِ امیں اے عاجزؔ
رب کے محبوب (ﷺ) مگر عرش سے آگے پہنچے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

جب شبستاں میں نبی (ﷺ) نُور بداماں آئے
ہر طرف جلوے سحر خیز نظر پر چھائے

شبِ اسریٰ میں گئے عرش پہ جس وقت حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
نُور والوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ترانے گائے

معجزہ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جہاں نے دیکھا
"لَا" کے پردے سے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خیر کے جلوے لائے

کُفر و ایماں میں ہُوا معرکہ جس وقت کبھی
نصرتِ دینِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو فرشتے آئے

جب سحر اوڑھ کے توحید کی آئے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
شامِ حرماں کے اندھیروں میں اُجالے لائے

دیکھتا کاش کوئی صدرِ نُبوّت کی نماز
رُوح بالا میں گئی، سجدے زمیں پر پائے

جنگ میں حق کے مُجاہد کو جو تشنہ دیکھا
جام کوثر کے وہیں ساقیِ کوثر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لائے

مہرباں مُجھ پہ جو ہو جائے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نظر
جبر کا پہرا مِرے قصرِ طلب سے جائے

یاد آیا جو کبھی اُمّتِ آخر کا امام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جانمازوں پہ تڑپتے ہُوئے سجدے آئے

زحمتِ حال نے ہر سمت سے گھیرا ہے بشیرؔ
کاش! فریاد مِری رحمتِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تک جائے

بشیر رحمانی (لاہور)

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نُور کی تخلیق کی رب نے پہلے
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نُور سے خالق نے بنایا سب کُچھ
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تنویرِ ہُدیٰ، آپ ہیں ماہِ کامل
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مصباحِ ظُلَم، آپ سراجِ نُوری
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

نُورِ وحدت سے کیا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کعبہ روشن
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے میں ہے آئی حرا کی تنویر
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں نُورِ مُبیں، آپ ضیا کا منبع
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

قلب میں پھولؔ کے، تنویر فشاں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ذات
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بخش دیئے پھولؔ کو نُور و نکہت
"غمِ دُنیا کے اندھیرے کو اُجالے بخشے"

تنویر پھولؔ

جولائی ۲۰۰۹ کا ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ

سیّد ہجویر نعت کونسل

کا ۹۰واں / آٹھویں سال کا ساتواں مشاعرہ

۴ جولائی ۲۰۰۹ء۔ بعد نمازِ مغرب

چوپال، لاہور

صاحبِ صدارت: ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی

مہمانِ خصوصی: سید شاہد نقوی

مہمانِ اعزاز: محمد ارشد خاں (والیوم میڈیا)

قاریِ قرآن: قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ مشاعرہ: راجا رشید محمودؔ

مصرعِ طرح:

"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

شاعر:

غلام محمد ترنمؔ امرتسری

(وفات: ۲۴ جولائی ۱۹۵۹ء)

جولائی ۲۰۰۹ کا طرحی مشاعرہ

"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا
محدُود اگر ذوقِ تماشا ہے ہمارا

جلووں سے تہی کعبۂ دل ہو نہیں سکتا
اک شمعِ حرم داغِ تمنا ہے ہمارا

ہے اپنا جنُوں راہبرِ راہنورداں
جو مظہرِ دانش ہو، وہ سودا ہے ہمارا

بخشش کی طلب گار ہیں شرمندہ نگاہیں
اس رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے تقاضا ہے ہمارا

بدلے ہوئے حالات میں بھی دل نہیں بدلا
ہر گام پہ رخ جانبِ طیبہ ہے ہمارا

مشہور ہے یہ، ہم بھی ہیں دیوانۂ احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
ہر محفلِ آشفتہ میں چرچا ہے ہمارا

ہم عاشقِ انوارِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں ازل سے
اب سامنا اے برقِ تجلا ہے ہمارا

کچھ اور سکُوں خیز نگاہوں کا نظارہ
بے تاب ابھی تک دلِ شیدا ہے ہمارا

پیغامِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ ظاہر ہے ترنم
دنیا بھی ہماری ہے تو عقبیٰ ہے ہمارا

غلام محمد ترنم امرتسری

حمدِ خالقِ عوالم جل شانہ'

کافی ہمیں ہر آن ہے بس اُس کا سہارا
اللہ ہمارا ہے دل و جان سے پیارا

دیکھے جو نہیں قدرتِ خالق کے مظاہر
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اللہ کی یکتائی کی دی اُس نے گواہی
جب رات کی تاریکی میں چمکا کوئی تارا

پیمانِ "بَلٰی" دل میں مرے مثلِ نگینہ
دمکا ہے مرے قلب کے شیشے میں یہ پارہ

مخلوق ہیں سب اُس کی، وہی رب ہے سبھی کا
رحمت پہ نہیں اُس کی فقط اپنا اجارہ

سرتابی کرے اُس سے، بھلا کس کی ہے جُرأت
محکوم ہیں اللہ کے، خُسرو ہو کہ دارا

دل نے جو پڑھا "صَلِّ عَلیٰ" صحنِ حرم میں
کعبے میں رکیا گُنبدِ خَضرا کا نظارہ

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں میں جگہ دے ہمیں مولا!
دامانِ تمنا تری چوکھٹ پہ پسارا

اِک خوابَ تھا جو نُور علیٰ نُور کا مظہر
وہ خواب ہو اس پھولؔ کی قسمت میں دوبارہ

تنویر پھولؔ (نیویارک)

اللہ کی رحمت ہی سہارا ہے ہمارا
ہرگز نہ بغیر اس کے گزارا ہے ہمارا

صناعِ جہاں کی یہ بھی صنعت گری دیکھو
ہر اک سے الگ ہاتھ کا نقشہ ہے ہمارا

جتنی بھی ہے مخلوق وہ ہے "حادِث و مُمکِن"
رب ہی ازلی ہے، یہ عقیدہ ہے ہمارا

ہم شاہوں کے دروازے پہ دیں کس لیے دستک
جب ربِ علی ملجا و ماویٰ ہے ہمارا

دن رات تو ہم اس کی کریں حکم عدولی
اس پر بھی خدا نعمتیں دیتا ہے ہمارا

مخلوق ہر اک پڑھتی ہے خالق کی ہی تسبیح
اک دل ہی مگر غافل و مُردہ ہے ہمارا

محبوبِ الٰہی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جو دیکھا نہیں اس نے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اللہ کا گھر ہی نہیں دیکھا اگر اس نے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

عاجزؔ کرو توصیف و ثنا ہر گھڑی رب کی
جینے کا یہی مقصد اعلیٰ ہے ہمارا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

اللہ کی رحمت پہ بھروسا ہے ہمارا
بس اس کی ہی امداد پہ تکیہ ہے ہمارا

باقی نہ رہی صاحبو جب دل کی بصیرت
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

ہر ادنیٰ و اعلیٰ کا ہے وہ خالق و رازق
ہر حال میں وہ پالنے والا ہے ہمارا

یہ اس کا کرم، اس کا کرم، اس کا کرم ہے
ذکر اس کا اَبدگیر اثاثہ ہے ہمارا

خلاقِ حقیقی وہ ازل تا بہ اَبد ہے
لاریب خدا سب کا ہے، مولا ہے ہمارا

دِکھلایا ہمیں اُس نے جو ہے اپنے کرم سے
سیدھا سبھی رستوں میں وہ رستہ ہے ہمارا

خالی ہے اگر ذکر کے انوار سے یکسر
بیکار و عَبَث گویا کہ جینا ہے ہمارا

لے جاتا ہے نیّر جو ہمیں جانبِ منزل
ہر گام وہی منزل و جادہ ہے ہمارا

ضیا نیّر (لاہور)

جو کچھ بھی ہے از تحتِ ثریٰ تا بہ ثُریّا
دنیاؤں کی ہر شے پہ تصرّف ہے خدا کا

ہر شے پہ ہے قانون تو مالک ہی کا چلتا
گر حکم نہ رب کا ہو تو پتّا نہیں ہلتا

کس طرح کسی بندے کو خالق نظر آتا
آنکھوں سے ہے اوجھل کہ دلوں میں ہے وہ رہتا

مجھ کو جو کیا امّتِ محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں پیدا
تو بندگی رب کی ہے مرا خِلقی تقاضا

دل عاملِ صلواتِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکھنا ہمیشہ
ہونٹوں پہ رہیں خالقِ کونین کے اسما

ہے "صَلِّ علیٰ" رب کا بھی، میرا بھی وظیفہ
کام آئے گا محشر میں یہی ایک حوالہ

سب لوگ اگر چاہیں بھی تو ہو نہیں سکتا
اکرام و عنایاتِ الٰہی کا احاطہ

اللہ کی عظمت ہو کہ قدرت کہ بُزرگی
مخلوق کے ادراک و تصوّر سے ہے بالا

پھیلائے رکھو دامنِ دریوزہ گری کو
مُعطی ہے خدا، اس کے خزانوں میں کمی کیا

جو چاہے کرے ربِّ دو عالم کہ اسی نے
آتش کو براہیم کی خاطر کیا ٹھنڈا

دل میں ہو ترے یادِ خداوندِ تعالیٰ
ہر وقت رہے ہونٹوں پہ بھی نام اسی کا

کم کرتے ہیں قرآنِ خدا کی جو تلاوت
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

محمودؔ جو حامد ہے تو یہ رب کا کرم ہے
ناعت پہ وہ چاہے تو کرے حمد کا القا

راجا رشید محمودؔ

نعتِ رحمتِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے ہیں، مدینہ ہے ہمارا
تنویر سے معمور یہ سینہ ہے ہمارا

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ ہوتے تو یہ دُنیا نہیں ہوتی
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے ہی میں جینا ہے ہمارا

دیکھا جو نہیں روضۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا منظر
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اللہ کی خُوشنودی بھی مُضمر ہے اسی میں
عرفانِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خُلد کا زینہ ہے ہمارا

اللہ کا یہ فضل ہے رخشندہ، درخشاں
از نُورِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دل کا نگینہ ہے ہمارا

سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی رات سُوئے عرش گئے تھے
معراج کی یہ رات شبینہ ہے ہمارا

زمزم کا لیا جام تو دل سینے میں بولا
سُنّت میں شہِ دیں (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی یہ پینا ہے ہمارا

رَمَضاں تو ہے رحمٰن کا، قُرآں کا رَجَب ہے
شعبان کو فرمایا، مہینا ہے ہمارا

گُلشن میں کہا پھولؔ نے غنچوں سے بصد شوق
یہ نعت کا دیوان خزینہ ہے ہمارا

تنویر پھولؔ

صد شکر کہ رُخ سوئے مدینہ ہے ہمارا
منزل پہ جو پہنچے گا، سفینہ ہے ہمارا

رہتا ہے نگاہوں میں مدینے کا تصوّر
گھر سیّدِ کونین (ﷺ) کا، سینہ ہے ہمارا

ہم لیتے ہیں نام اُن (ﷺ) کا، وضو اشکوں سے کر کے
یہ ان سے محبّت کا قرینہ ہے ہمارا

درکار نہیں عشقِ نبی (ﷺ) میں کوئی دولت
آنسو ہیں جو آنکھوں میں، خزینہ ہے ہمارا

ہے نعتِ پیمبر (ﷺ) کا سبب آپ کی الفت
اک منزلِ مدحت میں یہ زینہ ہے ہمارا

میراثِ نبی (ﷺ) علم تھی، کھو بیٹھے ہیں جس کو
ہم کیوں نہ تلاشیں کہ دفینہ ہے ہمارا

اب بھی جو نہ آنکھوں میں بسے گنبدِ خضرا
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اُسوہ جو نبی (ﷺ) کا نہیں اپنایا تو انجم
بے مصرف و بے کار یہ جینا ہے ہمارا

محمد افضال انجم (لاہور)

اذکارِ پیمبر (ﷺ) میں جو جینا ہے ہمارا
یہ فن، یہ ہنر ہے، یہ قرینہ ہے ہمارا

جس ماہ میں سرکار (ﷺ) کا مولود ہُوا تھا
بس، سال میں وہ ایک مہینا ہے ہمارا

تسبیح کیے جائیں گے ہم اسمِ نبی (ﷺ) کی
معمور عقیدت سے جو سینہ ہے ہمارا

ہجرت کے سمے رب نے پیمبر (ﷺ) سے کہا تھا
مکّہ تھا تمھارا تو مدینہ ہے ہمارا

جس دن سے بسایا ہے یہاں "صَلِّ عَلیٰ" کو
اُس روز سے یہ قلب مدینہ ہے ہمارا

لائیں گے اِسے سامنے میزاں کے فرشتے
اُلفت کا جو سینے میں دفینہ ہے ہمارا

ہر سال اگر دیدِ مدینہ نہیں ہوتی
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

محمود جو ہے حُبِّ نبی (ﷺ) اس کا سٹیئرنگ
منجدھار میں محفوظ سفینہ نے ہمارا

راجا رشید محمود

گر طیبہ بھی اِک خُلدِ دل آرا ہے ہمارا
سرکار (ﷺ) کا روضہ بھی سہارا ہے ہمارا

اللہ نے محبوب جسے اپنا کہا ہے
آقا ہے، وہ ملجا ہے، وہ ماوا ہے ہمارا

ہر نعمتِ دارین عطا کرتا خدا ہے
قاسم ہیں نبی (ﷺ) اس کے، عقیدہ ہے ہمارا

ہے مصلحِ اعظم ہی کی وہ ذات کہ جس نے
بگڑا ہُوا ہر کام سنوارا ہے ہمارا

لے جائے گا اک روز ہمیں باغِ ارم میں
آقا (ﷺ) کا عطا کردہ جو رستہ ہے ہمارا

کس واسطے ہم جائیں شہنشاہوں کے در پر
اللہ کا محبوب (ﷺ) جو آقا ہے ہمارا

محشر کے لیے نیک عمل پاس نہیں ہیں
صرف اُن کی شفاعت ہی سہارا ہے ہمارا

خود میں نہ سمو لائے جو روضے کے مناظر
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
محشر میں ذکی! لاج رکھے گا یہ ہماری
ہم اُس کے ہیں اور گنبدِ خضرا ہے ہمارا

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

سَر ناز سے اَب اس لیے اونچا ہے ہمارا
نبیوں میں نبی (ﷺ) اَرفع و اعلیٰ ہے ہمارا
یہ فرش ہی کیا، عرش پہ شُہرہ ہے ہمارا
نسبت سے محمد (ﷺ) کی یہ رُتبہ ہے ہمارا
دھڑکن کی زباں پر ہے صدا "صَلِّ عَلیٰ" کی
دِل محوِ عبادت یونہی رہتا ہے ہمارا
آنکھوں کو میسّر ہے جو دریا کی روانی
دِل ہجر میں سرکار (ﷺ) کے صحرا ہے ہمارا
دہلیز اگر گنبدِ خضرا کی نہ چومے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
دیکھے نہ اگر گلشنِ طیبہ کے مناظر
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
کرتے ہیں طواف آپ کے روضے کا بصد شوق
رستہ ہے فرشتوں کا، جو رستہ ہے ہمارا
ہم فرقہ پرستی کے جھمیلوں میں پڑیں کیوں
توحید و رِسالت ہی عقیدہ ہے ہمارا
لِکھا جو مواخاتِ مدینہ میں نبی (ﷺ) نے
آپس میں اُخُوّت کا وہ رشتہ ہے ہمارا

ہم غیر سے کیوں نورِ سحر مانگنے جائیں
بہتا ہے جو طیبہ سے، وہ دریا ہے ہمارا

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

جب نامِ نبی (ﷺ) ملجا و ماویٰ ہے ہمارا
دنیا میں بہت سہل گزارا ہے ہمارا
آقا (ﷺ) کے جو دربار کا دیدار نہ پائیں
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
کیا فکر ہمیں رنج زمانہ کا جہاں میں
جب "صَلِّ عَلیٰ" غم میں مُداوا ہے ہمارا
آقا (ﷺ) کا وسیلہ ہے جو گرنے نہیں دیتا
آقا (ﷺ) کا حسیں نام سہارا ہے ہمارا
پہنچایا ہمیں صدق کی منزل پہ اسی نے
سرکار (ﷺ) کا در قبلہ و کعبہ ہے ہمارا
ہم آقا و سرکار (ﷺ) کی نعتوں میں مگن ہیں
صد رشکِ ملائک ہوا جینا ہے ہمارا
سرکار (ﷺ) کے دربار کی جانب جو رواں ہیں
صد شکر کہ پھر آیا بُلاوا ہے ہمارا
اے طیبہ کو جاتی ہوئی مخمور صبا! تو
یہ اشک بھی لے جا، یہی تحفہ ہے ہمارا

پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

یہ اُن کا کرم ہے، یہ عقیدہ ہے ہمارا
اُٹھا جو قدم جانبِ طیبہ ہے ہمارا

کٹ جائیں گے ناموسِ پیمبر (ﷺ) کو بچانے
دعویٰ یہ نہیں، عزم و ارادہ ہے ہمارا

یہ نعتِ نبی (ﷺ) مشقِ سخن صرف نہیں ہے
مقصود ہے، مطلوب ہے، جادہ ہے ہمارا

ہو لطف و کرم ملکِ خداداد پہ، آقا (ﷺ)!
منزل، نہ کوئی سوچ، نہ رستہ ہے ہمارا

یہ رسمِ مروت بھی ملی آپ کے در سے
غیروں پہ کشادہ جو یہ سینہ ہے ہمارا

ناکامِ زیارت ہیں عقیل آج اگر ہم
محرومِ ضیا سمجھو کہ دیدہ ہے ہمارا

عقیل اختر (لاہور)

بے شک یہی ایمان و عقیدہ ہے ہمارا
آقا (ﷺ) کا رخِ پاک ہی قبلہ ہے ہمارا

بے عیب ہے ذات ان کی تو بے مثل کمالات
ہر اک سے نبی (ﷺ) ارفع و اعلیٰ ہے ہمارا

ہوتے جو نہ سرکار (ﷺ) تو کچھ بھی نہیں ہوتا
سرکار (ﷺ) کے ہونے سے ہی ہونا ہے ہمارا

آقا (ﷺ) نے ہمیں وہ مئے توحید پلا دی
صد شکر کہ اب مرنا بھی جینا ہے ہمارا

شافع بھی، مددگار بھی اور ردِ بلا بھی
خالق نے نبی (ﷺ) ہی کو بنایا ہے ہمارا

معبودِ حقیقی کے تقرب کے لیے بھی
اک ذاتِ پیمبر (ﷺ) ہی کا وسیلہ ہے ہمارا

وہ جائے گا اک شان سے فردوسِ بریں میں
آقا (ﷺ) جسے کہہ دیں گے، یہ بندہ ہے ہمارا

شاہانِ جہاں سے رکھیں ہم کوئی غرض کیوں
حبِّ شہِ کونین (ﷺ) جو مایہ ہے ہمارا

دیکھا ہی نہیں روضۂ سرکار (ﷺ) جو اس نے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

دیکھا نہیں سرکار (ﷺ) کا گر روئے منور
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

پڑھتے ہیں درود اور سلام ان پہ مسلسل
ہر رنج و الم میں یہ وظیفہ ہے ہمارا

اے کاش! سرِ حشر وہ فرمائیں یہ رب سے
یہ عاجزِ مسکیں بھی ہمارا ہے ہمارا

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا سہارا ہے ہمارا
ہر حال میں وہ جانِ تمنّا ہے ہمارا

مقصود ہے ہر ایک کا وہ جانِ دو عالم (ﷺ)
کونین میں وہ ملجا و ماویٰ ہے ہمارا

چھپتا ہی نہیں اور نگر کوئی نظر میں
دنیا میں فقط ایک مدینہ ہے ہمارا

جائیں تو کہاں چھوڑ کے ہم اب درِ خواجہ (ﷺ)
بس زیرِ فلک ایک ٹھکانا ہے ہمارا

چارہ گرِ بے چارگاں اے جانِ مسیحا!
دن آپ (ﷺ) کے اب کیسے گزارا ہے ہمارا

مولائے مدینہ (ﷺ) کی کرم بار نظر سے
چمک اُٹھا مقدّر کا ستارہ ہے ہمارا

سرکار (ﷺ) کا دیدار جو قسمت میں نہیں ہے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

قدموں کے نشاں جاتے ہیں جو جانبِ طیبہ
منزل وہی اپنی، وہی جادہ ہے ہمارا

منسوب ہے سرکار (ﷺ) سے ہر ایک زمانہ
اس واسطے ہر ایک زمانہ ہے ہمارا

لبریز ہوا جاتا ہے دل حُبِ نبی (ﷺ) سے
معمور مئے عشق سے سینہ ہے ہمارا

سیرابیٔ جاں تشنہ لبوں کے لیے تنؔیر
بہتا ہوا رحمت کا وہ دریا ہے ہمارا

ضیا تنؔیر

مدّاحِ پیمبر (ﷺ) جو ہے، پیارا ہے ہمارا
جو ایسا بھی بخت ہے، اپنا ہے ہمارا

مدّاحی کا اُسلُوب انوکھا ہے ہمارا
کہتے ہوئے دل زور سے دھڑکا ہے ہمارا

یہ دیکھ لو، ہم ذکرِ پیمبر (ﷺ) میں مگن ہیں
یہ حال ہمارا ہے تو فردا ہے ہمارا

ہم مسکنِ سرکارِ مدینہ (ﷺ) کو چلے ہیں
دل یاد میں آقا (ﷺ) کی جو تڑپا ہے ہمارا

سرور (ﷺ) سے جو ہیں دُور، ہم ان کے ہیں مخالف
ہیں جتنے ثناگو وہ قبیلہ ہے ہمارا

آقا (ﷺ) کی وَساطت سے رسا ہو گئے رب تک
کس درجہ مؤثر یہ وسیلہ ہے ہمارا

ہنس کر ہمیں محشر میں نبی (ﷺ) دیکھ رہے ہیں
گو آگے گناہوں کا پُلندا ہے ہمارا

ہم خادمِ خُدّامِ غلامانِ نبی (ﷺ) ہیں
بخشش کو یہی ایک حوالہ ہے ہمارا

کیوں اِس کو ریا سے کیا جاتا ہے مُلوّث
کیوں نعت کی محفل میں دکھاوا ہے ہمارا

سیرت ہی نہیں پڑھتے جو سرکارِ جہاں (ﷺ) کی
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

محمؔود کہیں ہاتفِ غیبی سے سُنیں ہم
دربارِ پیمبر (ﷺ) میں بُلاوا ہے ہمارا

راجا رشید محمؔود

روضے کا نہیں اس میں اگر عکسِ دل آرا
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

گر خود میں نہ محفوظ رکھے روضے کی تصویر
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

وہ حامد و محمود و محمد ہو کہ احمد
ہر اسمِ نبی (ﷺ) مجھ کو دل و جاں سے ہے پیارا

پُشتوں سے دِگرگوں تھے جو انسان کے حالات
سرکار (ﷺ) نے بگڑے ہوئے انساں کو سنوارا

سرکار (ﷺ) کی رحمت تو جہانوں کے لیے ہے
مسلم ہی کا دنیا میں نہیں اس پہ اجارہ
اُمّت کہ گناہوں سے دبی جاتی تھی پیہم
آقا (ﷺ) نے اٹھایا ہے اسے دے کے سہارا
عصیاں کے سمندر میں تو میں ڈوب چلا تھا
اُس رحمتِ کامل (ﷺ) نے مجھے پار اُتارا
پیدا کوئی صورت مِرے سرکار (ﷺ)! ہو ایسی
ہر سال کروں آپ کے روضے کا نظارا
ہنگامۂ محشر میں بجز اُن کی شفاعت
ہرگز نہ ذکی! ہو گا کسی کا بھی گزارا

رفیع الدین ذکی قریشی

آنکھوں نے کیا گر نہ ہو طیبہ کا نظارہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
طیبہ سے ہُوا دُور ہوں، فرقت میں ہوں بے کل
آقا (ﷺ)! مُجھے قدموں میں بلا لیجے دوبارہ
ہیں آپ (ﷺ) ہی محبوبِ خُدا، قاسمِ نعمت
محروم نہ رکھیے گا ہمیں آپ خُدارا!
آلُودہ تھی دُنیا کی فضا ظُلم و گُنہ سے
رُخِ ہستی کا سرکار (ﷺ) نے آ کر ہے نکھارا
تا حشر جو محفوظ ہے تحریف سے بے شک
اللہ نے قُرآن ہے وُہ اُن (ﷺ) پہ اُتارا

سرکار (ﷺ) کی نعلین ملیں، سر پہ رکھوں میں
کُچھ جچتا نگاہوں میں نہیں افسرِ دارا
سرکار (ﷺ) کی یہ شان، فلک زیرِ قدم ہے
دو لخت کرے چاند کو اُنگلی کا اشارہ
اللہ! تُو سرکار (ﷺ) کے قدموں میں جگہ دے
عُقبیٰ میں ملے سرورِ عالم (ﷺ) کا سہارا
اس پر ہو، نظر لُطف کی، اللہ بچا لیں!
اس پھولؔ کو آقا (ﷺ)! غمِ ہستی نے ہے مارا

تنویر پھولؔ

جب سرورِ عالم (ﷺ) کا ملا ہم کو سہارا
ممکن ہوا تب اپنا زمانے میں گزارا
گر گنبدِ خضرا کی زیارت بھی نہ پائی
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
سرکار (ﷺ) کی اُلفت ہے زر و مال سے بڑھ کر
بِن عشقِ نبی (ﷺ) زیست ہماری ہے خسارہ
کافور ہر اک درد ہوا اپنا جہاں میں
جب سرورِ عالم (ﷺ) کا حسیں نام پکارا
سرکار (ﷺ) کی چوکھٹ ہمیں فردوس کا زینہ
صد شکر ملا ہم کو ہے آقا (ﷺ) کا دوارا
آتے ہیں شب و روز سلامی کو ملائک
سرکار (ﷺ) کا دربار ہے جنت کا نظارہ

سرکار (ﷺ) نے دربار ریاضؔ اپنا دکھایا
محفوظ ہے آنکھوں میں ابھی تک وہ نظارہ

پروفیسر ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

ہم قعرِ ضلالت میں تھے، تھا دُور کنارا
آقا (ﷺ) نے ہمیں ساحلِ رحمت پہ اُتارا

کیسے ہوں کھڑے خادمِ آقا (ﷺ) کے مقابل
وہ قیصر و کسریٰ ہوں کہ اسکندر و دارا

اُس سے تو بڑا کوئی نہیں صاحبِ ثروت
جس نے درِ سرکار (ﷺ) پہ ہاتھ اپنا پسارا

جاں ماہِ مدینہ (ﷺ) کی جو ناموس پہ وارے
ہو اوج پہ اُس شخص کی قسمت کا ستارہ

کافور تھا اندوہ تو عنقا تھے شدائد
جب درد و مصیبت میں اُنھیں میں نے پکارا

سرکار (ﷺ) کی رحمت نے خُنک حرفِ سکینت
میرے دلِ پژمردہ و محزوں پہ اُتارا

جو عظمتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) سے ہو فروتر
رب کو تو نہیں ایسا اشارہ بھی گوارا

پہلے تو تصوُّر ہی نہ تھا اِس کا جہاں میں
سرکار (ﷺ) نے تہذیب و تمدُّن کو سنوارا

بدبختی نے دہشت کی طرف اس کو دھکیلا
مُسلم پہ کرم کیجیے سرکار (ﷺ)! خدارا

پُتلی پہ نہیں نقش اگر عتبۂ سرور (ﷺ)
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اندیشہ اِسے پُرسشِ محشر کا نہیں ہے
محمؔود کو ہے نُصرتِ سرور (ﷺ) کا سہارا

راجا رشید محمؔود

لے سانس بھی آہستہ سرِ گنبدِ خضرا
اے زائرِ دربار! ادب کا ہے تقاضا

موضوعِ سخن میرا ہے توصیفِ پیمبر (ﷺ)
انوار کی رِم جھم سے ہے لفظوں میں اُجالا

طیبہ کا ہر اک ذرّہ ہے خورشید بداماں
اعجاز ہے یہ آپ (ﷺ) کے نقشِ کفِ پا کا

جو لفظ بھی ڈھل جاتا ہے آقا (ﷺ) کی ثنا میں
وہ روحِ قصیدہ ہے، وہی جانِ مقالہ

آقا (ﷺ) کے وسیلے سے ہوئیں پانچ نمازیں
تھا اصل میں پچاس نمازوں ہی کا تحفہ

ہیں ماہِ نبُوّت سے مرے دل میں اُجالے
تابانیِ جاں صدقہ ہے خورشیدِ حرا کا

مانا کہ گنہگار و سیہ کار ہوں لیکن
ہے روزِ جزا اُن کی شفاعت پہ بھروسا

"لَوْلَاکَ لَمَا" سے ہے ملی ہم کو گواہی
سرکار (ﷺ) ہیں تخلیقِ دو عالم کا خلاصہ

بس اپنے ہی اَلطافِ کریمانہ کے صدقے
چمکا دے مری جاں کو بھی اے ماہِ دل آرا!

اللہ کے محبوب (ﷺ) کا میں مدح سرا ہوں
پہچان یہ میری ہے، یہی میرا حوالہ

ہیں شافع و غمخوار و مُعیں، سرورِ عالم (ﷺ)
دُنیا کے مراحل ہوں، کہ ہو عرصۂ عُقبیٰ
اے نسبتِ بوصیریؒ! یہ ہے تیری نوازش
نازشؔ کے بھی کاندھوں پہ ہے رحمت کا دوشالہ

قاری غلام زبیر نازشؔ (گوجرانوالا)

اک غارِ مذلّت میں ہر انسان گِھرا تھا
اُس رحمتِ کُل (ﷺ) ہی نے اُسے آ کے نکالا
جس سمت بھی اُٹھ جائے، نظر آئے مدینہ
یا رب! مجھے درکار ہے وہ دیدۂ بینا
ہر سمت جو پیری کے سبب پھیلا اندھیرا
میں روضۂ پُرنور سے لے آیا اُجالا
گر اس نے تصوّر ہی میں دیکھا نہ ہو روضہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
عدسے پہ نہ گر اپنے رکھے عکسِ مدینہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
گھر گھر میں چراغاں ہے، در و بام ہیں روشن
میلادِ شہِ دیں (ﷺ) کا جو آیا ہے مہینا
بھیجے گا درود اور سلام آج جو اُن پر
کل حشر میں حقدارِ شفاعت وہی ہو گا
اُس رحمتِ کامل کی وہ رحمت ہے کہ جس نے
اس اُمّتِ عاصی کو بھی دوزخ سے بچایا
ہونے جو لگا خشک ذکی! نخلِ تمنّا
اک ابرِ کرم بار مدینے سے ہے آیا

رفیع الدین ذکی قریشی

یہ بات الگ ہے کہ نہ تھا سایہ نبی (ﷺ) کا
ہر شے پہ مگر اُن ہی کی رحمت کا ہے سایہ
اونچی نہ ہو آواز کسی کی بھی نبی (ﷺ) سے
اللہ کی جانب سے ہے قرآں میں یہ آیا
جس شخص کے ہر ایک سے اَخلاق ہیں اچّھے
اِرشادِ نبی (ﷺ) ہے کہ وہی تم میں ہے اَچّھا
اِک روز اُتر جائے گا اُس پار یقیناً
مل جائے جسے آلِ پیمبر (ﷺ) کا سفینہ
خوابوں میں بھی دیکھے نہ شہِ دیں (ﷺ) کا جو روضہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"
دوبار محبّت سے ہم آغوش ہوئے ہیں
اک بار جو ہونٹوں پہ "محمد (ﷺ)" مرے آیا
پڑھتا ہی مَیں رہتا ہُوں درود اُن پہ ہمیشہ
میرا تو یہی شام و سحر کا ہے وظیفہ
حق نعتِ شہِ دیں (ﷺ) کا ادا کیسے ہو مجھ سے
مجھ ہیچ مداں کو تو نہیں اِس کا سلیقہ
ہے شافعِ محشر (ﷺ) کی ذکی! صرف شفاعت
ہم ایسے خطا کاروں کو ہے جس پہ بھروسا

رفیع الدین ذکی قریشی

قسمت میں نہیں لکھا جو طیبہ کا نظارہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

ناموسِ رسالت پہ فدا ہونے کا سودا
گر سر میں نہیں ہے تو نہیں جینا بھی جینا

دیکھا جو نہیں گنبدِ سرکار (ﷺ) کا جلوہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

آہستہ قدم رکھ کہ حریمِ نبوی (ﷺ) ہے
اے زائرِ دربارِ شہنشاہِ مدینہ

پھر مقصد و مصرف ہی بھلا اِس کا کوئی ہے؟
گر سر نہ جھکا عتبۂ سرکار (ﷺ) پہ اپنا

ہے قبضۂ سرکار (ﷺ) میں سب نظمِ دو عالم
سورج بھی پلٹ آئے، اگر پائے اشارہ

اُٹھ جائیں گے سب پردے، نظر آئیں گے جلوے
ہو نقش اگر دل پہ ترے گنبدِ خضرا

ملتا ہے جہاں دل کو سکوں، درد کو مرہم
وہ رُوح فزا دھرتی مدینہ ہے مدینہ

جب حشر میں ہو گا نہ کسی کا کوئی یاور
تب ہوں گے گنہ گاروں کے حامی مرے آقا (ﷺ)

اب تک جو چمکتے ہیں مہ و مہر و کواکب
ہے چہرۂ سرکار (ﷺ) کی خیرات سے ایسا

پھر شہرِ محبت کی حضوری ہو میسر
ہے دوری و مجبوریٔ طیبہ نے رُلایا

اے رہبرِ کُل، ختمِ رُسل، خُلقِ مجسم
امت پہ نظر کیجئے رحمت کی خدارا

کہہ دوں گا نکیرین سے مرقد میں یہ نوری
میں بندہ خدا کا ہوں تو بردا ہوں نبی (ﷺ) کا

صاحب زادہ محمد محبُ اللہ نُوری (بصیر پور)

زُوّار نے ظلمت کا نہیں پایا ہے سایہ
دیکھا گیا طیبہ میں ہمہ وقت اُجالا

ہم اُن کے کہے پر نہ عمل کر کے ہیں رُسوا
سمجھو کہ پیمبر (ﷺ) کی نظر میں ہے تماشا

خامے کو پئے نعت جُونہی ہاتھ نے تھاما
شاعر جو تھا، وہ سایۂ الطاف میں آیا

محشر میں جہاں ہو گا بہت بھیڑ بھڑکا
اک خیمہ الگ نعت سراؤں کو ملے گا

کیا پوچھتے ہو "صَلِّ علیٰ سَیِّدِنَا" کی
اِس ورد میں پایا ہے ہر اک غم کا مُداوا

میزاں پہ جُونہی نیکی بدی سامنے آئی
کام آئے گا سرکار (ﷺ) سے نسبت کا حوالہ

کمتر جو کوئی بات ہو رُتبے سے نبی (ﷺ) کے
ہو جاتا ہے مومن تو وہیں آگ بگولا

ہر مادحِ سرکار (ﷺ) اِسی دُھن میں لگا ہے
مدّاحِ سرور (ﷺ) کو ہو مضمون اچھوتا

اِجرامِ فلک ہوں کہ تہِ ارض کے حشرات
ہیں سارے ہماری ہی طرح اُن (ﷺ) کی رعایا

مرنا بھی وہیں، دفن بھی ہونا ہے مدینے
یہ دعویٰ بھی اپنا ہے، یہی اپنی تمنا

دل جس کا تہی یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے ہے، وہ کیا ہے؟
بندہ ہے وہی جو کہ عقیدت ہو سراپا

اے مادحِ سرکارِ بہیں جاہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)! مبارک
ہر نعت بنے گی تری جنّت کا قبالہ

پہلے ہی سُوئے خُلد چلے جائیں گے ناعت
جو متّقی بندے ہیں، انھیں ہو گا اچنبھا

دیکھے ہی نہیں اس نے جو قدمین کے جلوے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

مہجوری کے اشکوں سے جو تم دل کو بھگوؤ
طیبہ سے تمھیں آئے گا محمودؔ بُلاوا

راجا رشید محمودؔ

نظارۂ طیبہ سے نہ گر بخت سنوارا
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

دیکھا جو نہیں روضۂ سُلطانِ رسولاں (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

پُرنم نہ اگر آنکھ ہو روضے پہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

گر آنکھوں سے دیکھا نہیں سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا روضہ
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

اے پھولؔ! جو دیکھا نہیں محرابِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو
"کس کام کا پھر دیدۂ بینا ہے ہمارا"

تنویر پھولؔ

سیّد ہجویرؒ نعت کونسل کا ۹۱واں
آٹھویں سال کا آٹھواں ماہانہ طرحی حمدیہ و نعتیہ مشاعرہ
۳۔اگست ۲۰۰۹۔نمازِ مغرب کے بعد
چوپال، ناصر باغ، لاہور میں

صاحبِ صدارت: قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)
مہمانِ خصوصی: قاری صادق جمیلؔ
نعت خواں: محمد ارشد قادری
قاریٔ قرآن: مہمانِ خصوصی صادق جمیلؔ
ناظمِ تقریب: راجا رشید محمودؔ

مصرعِ طرح:
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
شاعر:
پروفیسر جعفرؔ بلوچ
(وفات ۲۷۔اگست ۲۰۰۸)

اگست ۲۰۰۹ کا مشاعرہ

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

جعفرؔ بلوچ صفحہ ۸۵

حمدِ ربِّ رحمان جلّ وعلا

نعتِ پیغمبرِ ذی شان ﷺ

"صبا، حیا، صدا" قوافی۔ "آتی ہے" ردیف

"آتی، ملاقاتی، پاتی" قوافی۔ "ہے" ردیف

صنعتِ ذوقافیتین میں

گرہ بند

"کیا، جگا، ردا" قوافی۔ "دیتی ہے" ردیف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُسی انساں سے مجھے بوئے وفا آتی ہے
خوش جسے طاعتِ محبوبِ خدا (ﷺ) آتی ہے

دوستو، جشنِ تعیّش میں نہ لے جاؤ مجھے
مجھ کو فقرِ شہِ والا (ﷺ) سے حیا آتی ہے

سفرِ راہِ شریعت نہیں آساں، اِس میں
منزلِ جاں شکنِ کرب و بلا آتی ہے

نکہت و رنگ اُمڈ پڑتے ہیں صحنِ دل میں
جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے

سایۂ رحمتِ عالم (ﷺ) میں رہے میرا وطن
میرے ہونٹوں پہ یہ رہ رہ کے دعا آتی ہے

جعفرؔ اسلام کے ہر قریۂ روشن سے مجھے
"طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا" کی صدا آتی ہے

پروفیسر جعفرؔ بلوچ

حمدِ ربِ رحمان

صبح دم جب کسی طائر کی صدا آتی ہے
لب پہ بے ساختہ بس حمدِ خدا آتی ہے

پھرنے لگتے ہیں مری آنکھ میں میزاب و حطیم
یاد جب صحنِ مقدس کی فضا آتی ہے

کوئی فن اور ہنر پاس نہیں ہے میرے
تیرے محبوب (ﷺ) کی بس مدح و ثنا آتی ہے

مشکلیں جب کہیں آتی ہیں سرِ راہِ حیات
دستگیری کو وہیں تیری عطا آتی ہے

اُمّتِ خیرِ مجسّم (ﷺ) کو بھی ہو خیر نصیب
ہر گھڑی لب پہ یہی ایک دعا آتی ہے

ساتھ لے آتی ہے محرابِ حرم کی خوشبو
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

خواہشِ نفس کا شہزادؔ چھٹے دل سے غبار
تب کہیں جا کے سمجھ شانِ خدا آتی ہے

شہزادؔ مجدّدی (لاہور)

زمزمہ وحدتِ خالق کا سنا جاتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے

کعبے کو کعبہ بنایا ہے حبیبِ رب (ﷺ) نے
فتحِ مکّہ کی وہ ساعت بھی کراماتی ہے

"قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ" کہنے لگے تھے اصنام
تو ہے اللہ کہ یہ نام ترا ذاتی ہے

اذن سے تیرے گھٹا آتی ہے میرے معبود
خشک دھرتی پہ تری رحمتیں برساتی ہے

تو ہی خلّاق ہے، رزّاق ہے دُنیا بھر کا
تیری مخلوق سدا تیرا دیا کھاتی ہے

تیری تسبیح میں مشغول ہے سارا عالم
تیرے ہی ذکر سے ہر جان سُکوں پاتی ہے

درگزر شان تری، یہ ہے خطا کا پُتلا
بندہ کمزور ہے، مجبور ہے، جذباتی ہے

دین و دُنیا میں عطا خیر ہو، آسانی بھی
روح آلامِ رہِ زیست سے گھبراتی ہے

اپنے محبوب (ﷺ) کے صدقے میں کرم کر مولا
پھولؔ بندہ ہے ترا، رندِ خراباتی ہے

تنویر پھولؔ (نیویارک)

کوئی ہمتا ہے نہ رب کا، نہ کوئی ساجھی ہے
اُس کا ہے باپ، نہ بیٹا نہ بہن بھائی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
رب کی رحمت کی گھٹا بن کے وہ چھا جاتی ہے

فرش اور عرش کے مابین ہے جو کچھ موجود
ایک اک چیز پہ تو ہیبتِ رب طاری ہے

ہر گھڑی ربِّ علیٰ ہی کی ثنا کرتا ہے
شاخِ گُل ہے کہ شگوفہ ہے کہ وہ ڈالی ہے

بے کسوں، غمزدوں، بے چاروں کا تو ہی یا رب!

حامی و ملجا و ماوا ہے، تو ہی والی ہے
مانگنے والوں کو خالی نہیں لوٹاتے ہم
فجر کے وقت فلک سے یہ ندا آتی ہے
پانی بہتا ہے شب و روز جو دریاؤں میں
شانِ قدرت سے کہیں شیریں، کہیں کھاری ہے
موسمِ گرما و سرما ہو، خزاں ہو کہ بہار
یہ نظام اذنِ خدا ہی کے سبب جاری ہے
یہ زمیں بھی تو ہے اللہ کی تخلیق عجب
کہیں گلشن، کہیں صحرا تو کہیں پانی ہے
بے ستوں رب نے بنایا ہے فلک کو عاجزؔ
اور مہ و مہر سے بخشی اُسے تابانی ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

رات دن رب کی بڑائی کی صدا آتی ہے
عبدِ نادان! تری عقل کہاں جاتی ہے
اپنی تخلیق کا مقصد ہی سمجھ لینا تھا
کیوں عبادت سے طبیعت تری گھبراتی ہے
چمنِ زیست سے یہ درس دیا ہے رب نے
جو کلی کھلتی ہے، وہ جلد ہی مُرجھاتی ہے
جس نے تسلیم نہ کی رب کی بڑائی، سن لو
قوم وہ قہرِ خداوند سے مٹ جاتی ہے
بندگی رب کی نہیں کرتے ہو، پا کر سب کچھ
رب کے بندو! تمھیں کیوں شرم نہیں آتی ہے

شفیق احمد شفیقؔ بریلوی (کراچی)

تو نے مولا ہمیں بے اَنت خزانے بخشے
رزقِ وافر کے ذخیرے بھی ہیں ارزانی کیے
تو چراغاں مہ و انجم سے ہے کرتا شب بھر
دن کو روشن کرے سورج کی ضیا پاشی سے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ محشر کی تمازت میں ہمیں
تیری رحمت کے خنک سائے میسّر ہوں گے
"کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ" کا ہے تُو مصداق
لحظہ لحظہ نئے انداز ہیں ظاہر تیرے
وادیاں دل کی بھی گونج اُٹھتی ہیں ذکرِ حق سے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
تیرے ہی بندے ہیں جن پر ترا انعام ہُوا
وہ بھی ہیں جن کو تو لعنت میں گرفتار کرے
نعمتیں تیری جو گنتی میں ہیں بے حدّ و حساب
شکر اُن سب کا بجا لائے یہ انساں کیسے
تیرا ہی لطف و کرم چاہیے ہر آن ہمیں
تیرے ہی در کے بھکاری ہیں ہم عاجز بندے
نیّرؔ خستہ کو گھر اپنے بلا لے مولا!
اور طیبہ میں قضا اُس کا مقدّر کر دے

ضیا نیّرؔ (لاہور)

شہرِ خالق میں کسی کی جو قضا آتی ہے
عرشِ رب سے اُسے آوازِ بقا آتی ہے

میری جاں جب بھی سوئے بیتِ خدا آتی ہے
ہاتھ میں لے کے عبادت کا دِیا آتی ہے

جس کے ہونٹوں پہ بھی تحمید و ثنا آتی ہے
اُس کی تسکین کو کعبے سے صدا آتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
ساتھ ساتھ اُس کے درِ رب کی فضا آتی ہے

اور کوئی بھی عبادت کے نہ لائق ٹھہرا
پہلے "اِلّا" سے بھی اک ضربتِ "لا" آتی ہے

رب کا مخلوق پہ یہ لطف و کرم ہے وافر
شکر صد شکر کہ دھوپ آتی، ہَوا آتی ہے

سانس چلتی ہے جو یہ جسم کے اندر باہر
للہِ الحمد کہ وہ حمد سرا آتی ہے

مجھ کو ہر سال بلا لیتا ہے اپنے در پر
میری عرضی ہے جو خالق کو منا آتی ہے

یہ جو محبوب سے ملنے کی ہے رب کی خواہش
عرش و کرسی کی انھیں سیر کرا آتی ہے

رب کرے، ملکِ خداداد سلامت رہ جائے
آج ہر لب پہ یہی ایک دعا آتی ہے

اس کا منبع ہے تو محمودؔ ہے نورِ خالق
جو مہ و مہر و کواکب میں ضیا آتی ہے

راجا رشید محمودؔ

نعتِ پیغمبرِ ذی شان (صلی اللہ علیہ وسلم)

غنچۂ دل کے چٹکنے کی صدا آتی ہے
لب پہ جب مدحتِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) آتی ہے

نُطق کو قدرتِ اظہار ملی خواجہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے
ذکرِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے توقیرِ ثنا آتی ہے

جس کی بنیاد نہ ہو عشقِ شہِ بطحا (صلی اللہ علیہ وسلم) پر
ایسی تہذیب سے روز، ایک بلا آتی ہے

دیکھ اے زائرِ فردوسِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) غور سے دیکھ
ہر قدم ساتھ ترے کس کی دعا آتی ہے

بارشِ رنگ برستی ہے ریاضِ جاں پر
گلشنِ طیبہ سے جب موجِ صبا آتی ہے

جو مصیبت میں پکارے انھیں، رحمت اُن کی
غم کے طوفاں سے اُسے پار لگا آتی ہے

بابِ حضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ جبیں اپنی جھکا کر عذراؔ
دولتِ اشکِ ندامت کو لٹا آتی ہے

ڈاکٹر عذراؔ شوذب (ملتان)

لب پہ جب مدحتِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) آتی ہے
ہاتھ ہر کربِ دل و جاں کی دوا آتی ہے

جن کے کردار پہ چڑھ جاتا ہے رنگِ سیرت
اُن کی گفتار سے خوشبوئے وفا آتی ہے

جسم و جاں میرے مہکتے ہیں گلِ تر کی طرح
دل میں جب یادِ شہِ ارض و سما (صلی اللہ علیہ وسلم) آتی ہے

اپنی آنکھوں کا بنا لیتا ہوں سُرمہ اُس کو
جب میسّر تری خاکِ کفِ پا آتی ہے

یادِ سرکار (ﷺ) سے اس طرح منوّر ہے خیال
جیسے بے نور چراغوں میں ضیا آتی ہے

اس کو بھی اُن کی عنایات کا اعجاز کہو
دھڑکنوں سے جو ثناؤں کی صدا آتی ہے

جب کڑی دھوپ میں لیتا ہوں شہِ خلد (ﷺ) کا نام
سائباں بن کے عطاؤں کی رِدا آتی ہے

ذکر سے اُن کے عطا ہوتی ہے راحت ایسے
دشت میں جیسے گلستاں کی ہَوا آتی ہے

کاش میں بھی درِ سرکار (ﷺ) پہ پہنچوں اک دن
التجا لب پہ بہ اندازِ دعا آتی ہے

جملہ آلام و مصائب سے میں بچ جاتا ہوں
کام یوں نسبتِ محبوبِ خدا (ﷺ) آتی ہے

فیض یاب آپ (ﷺ) کی رحمت سے ہے عالم ایسے
جیسے بیمار کے ہاں چل کے شفا آتی ہے

سبز گنبد کو جو آنکھوں میں بسا لیتا ہے
اُس کی باتوں سے بھی جنت کی ہَوا آتی ہے

دل مہکتا ہے سراپا گلِ تر کی صورت
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

روبرو ان کے کروں عرضِ تمنّا کیسے
لب کُشا ہوتے ہوئے مجھ کو حیا آتی ہے

اشک آتے ہیں جو آنکھوں میں غمِ دوری سے
ایسے لگتا ہے کہ رحمت کی گھٹا آتی ہے

جب بھی پڑھتا ہوں درود اور سلام اے نازشؔ
قریۂ گلشنِ جنّت سے ہَوا آتی ہے

قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)

لب پہ میرے جو شہِ دیں (ﷺ) کی ثنا آتی ہے
مجھ کو لگتا ہے کہ جنّت کی ہَوا آتی ہے

ساکنِ غارِ حرا نے کیا اصنام سے پاک
مجھ کو کعبے سے بھی خوشبوئے حرا آتی ہے

شہ (ﷺ) کے قدموں میں جگہ دینا الٰہی! مجھ کو
ہر گھڑی میری زباں پر یہ دعا آتی ہے

دل کے مرجھائے ہوئے باغ میں آتی ہے بہار
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

زائرو! سن لو کہ برسات کرم کی ہے وہاں
روز ہی طیبہ میں رحمت کی گھٹا آتی ہے

اُن (ﷺ) کے روضے پہ ذرا اشک بہا کر دیکھو
ڈھانپنے کے لیے رحمت کی ردا آتی ہے

آخری خطبہ نبی (ﷺ) کا پڑھو وحشت گردو!
اپنے افعال پہ کچھ تم کو حیا آتی ہے؟

بخت کا ایسے سخنور کے بھلا کیا کہنے
جس کو بھی مدحتِ محبوبِ خدا (ﷺ) آتی ہے

اُن کے روضے پہ مرا دل کہے "اُنظُرْ آقا"

ہر گھڑی قلب سے "ارحم" کی صدا آتی ہے

ساتھ صدیقؓ کے مہتابِ رسالت (ﷺ) تھے یہاں
ثور کے ذروں سے تنویرِ وفا آتی ہے

پھولؔ نے چھوڑا دُکھے دل سے مدینے کا چمن
یاد طیبہ کی اسے صبح و مسا آتی ہے

تنویر پھولؔ

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
ساتھ اس کے غمِ ہجراں کی دوا آتی ہے

پھیرنا شمس کا یا چاند کا ٹکڑے کرنا
یاد سرکار (ﷺ) کی اک ایک ادا آتی ہے

دل کو تسکین تو آنکھوں کو طراوت بخشے
گنبدِ سبز کو چھُو کر جو ہَوا آتی ہے

دل یہ کہتا ہے، فدا تو بھی نبی (ﷺ) پر ہو جا
یاد جب اُن کے صحابہؓ کی وفا آتی ہے

بزمِ میلاد دلوں میں بھی سجائے رکھیے
ایسا کرنے سے دلوں پر بھی جِلا آتی ہے

فرقتِ روضہ میں جلتا ہے دلِ زار جونہی
خلدِ طیبہ سے سُکوں بار گھٹا آتی ہے

ہاتھ اُٹھتے ہیں مِرے جب بھی دعا کی خاطر
دیدِ روضہ ہی کی ہونٹوں پہ دعا آتی ہے

موت آئے مجھے سرکار (ﷺ) کے در پر، یا رب!
جب بھی آتی ہے زباں پر، یہ دعا آتی ہے

اُن کا روضہ بھی تو ہے قاسمِ انوار ذکیؔ!
جس کے دیدار سے آنکھوں میں ضیا آتی ہے

رفیع الدین ذکیؔ قریشی (لاہور)

چوم کر دامنِ آقا (ﷺ) جو ہَوا آتی ہے
دردِ دل کے لیے بن کر وہ دوا آتی ہے

منبعِ نور ہے عالم میں نبی (ﷺ) کا روضہ
قلبِ مومن میں بھی اس سے ہی ضیا آتی ہے

عرشیوں نے بھی کہا، گنبدِ خضرا سے یہی
فرش کیا، عرش پہ بھی تیری ضیا آتی ہے

بخش دے، بخش دے مولیٰ! مِری ساری اُمّت
ہر گھڑی ان (ﷺ) کے لبوں پر یہ دعا آتی ہے

ہو زمیں یا ہو فلک، عرش ہو یا جنت ہو
ہر طرف سے ہی درودوں کی صدا آتی ہے

قلبِ غمگین کو فی الفور سُکوں ملتا ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

مانتے ہیں کہ حضور (ﷺ) آپ ہیں جاں سے بھی قریب
آہ! پھر بھی نہ ہمیں اِس کی حیا آتی ہے

جو ہے پیارا مِرے پیارے کا، مجھے ہے پیارا
عرشِ رحمان سے عاجزؔ یہ ندا آتی ہے

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

دل میں جب نکہتِ اربابِ وفا آتی ہے
سامنے انجمنِ "وصلِ علیٰ" آتی ہے

جب مدینے سے محمد (ﷺ) کی صدا آتی ہے
گونگے ماحول میں پُرکیف نوا آتی ہے

جب تڑپتے ہیں مسیحائے دو عالم کے مریض
اُن کے بیمار کی طیبہ سے دوا آتی ہے

اللہ اللہ! یہ فیضانِ رسولِ اکرمؐ
جس میں گنبدِ خضرا سے ہَوا آتی ہے

سب شہیدانِ رہِ عشقِ پیمبر (ﷺ) کے لیے
اس فناگاہ میں فردوسِ بقا آتی ہے

دین و ایماں کی چمن زار میں آتی ہے بہار
"جب مدینے سے کبھی موجِ صبا آتی ہے"

نکہتِ عشقِ پیمبر (ﷺ) سے مہکتا ہے دماغ
"جب مدینے سے کبھی موجِ صبا آتی ہے"

رقص کرتا ہے نگاہوں میں بہاروں کا جمال
"جب مدینے سے کبھی موجِ صبا آتی ہے"

مانگ لیتا ہے محمد (ﷺ) سے وُہ توفیقِ عمل
جس کو بگڑی ہُوئی تقدیر بنا آتی ہے

جب بھی آتا ہے محمد (ﷺ) کے صحابہؓ کا خیال
سامنے محفلِ تسلیم و رضا آتی ہے

بشیر رحمانی (لاہور)

جب تصوّر میں کبھی غارِ حرا آتی ہے
گوشۂ قلب سے اِقرأ کی صدا آتی ہے

مسجدِ نعت میں جب سجدہ کناں ہوتا ہوں
کام اس وقت مِرے، فکرِ رسا آتی ہے

روح کا رزق اترتا ہے فلک سے جب بھی
میرے حصے میں شہِ دیں (ﷺ) کی ثنا آتی ہے

یاس کو پاس پھٹکنے نہیں دیتا ہرگز
دل کی بستی مِرے آقا (ﷺ) کو بسا آتی ہے

روح کے دشت کو گلزار بنانے کے لیے
صبح دم خُلدِ مدینہ سے ہَوا آتی ہے

نسبتِ سرورِ کونین (ﷺ) پہ ہے فخر، مگر
اپنے اعمال کو دیکھوں تو حیا آتی ہے

گلشنِ جاں میں مہکتے ہیں درودوں کے گلاب
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

کعبۃُ اللہ کے شہزادؔ ہر اک گوشے سے
"وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ" کی صدا آتی ہے

شہزادؔ مجددی

دامنِ کوہِ صفا سے جو ہوا آتی ہے
عرشِ خالق سے بشارت کی صدا آتی ہے

سُنّتِ سرورِ عالم (ﷺ) پہ عمل کرنے سے
پھول برساتی ہوئی رب کی رضا آتی ہے

جب تڑپ اُٹھتی ہے حدّت سے زمینِ بنجر
لطف برساتی مدینے سے گھٹا آتی ہے

گلشنِ دل کو مِرے کرتی ہے نکہت افشاں
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

روشنی شہرِ پیمبر (ﷺ) سے ہوا لاتی ہے
اب تو سرکار (ﷺ) عطا اذنِ حضوری ہو جائے
آخری سانس کا یہ جسم ملاقاتی ہے
میرے سرکار (ﷺ) کرم کیوں نہ کریں، جانتے ہیں
شہرِ لاہور میں اک اُن کا مناجاتی ہے
آؤ چلتے ہیں دوا لینے مطب سے اُن کے
روحِ مُردہ بھی جہاں جا کے جِلا پاتی ہے
وہ مِرے سارے مسائل پہ نظر رکھتے ہیں
انھیں ہر بگڑی ہوئی بات بنا آتی ہے
زرد موسم کے جو مارے ہیں، ادھر آ جائیں
سبز گنبد سے مسلسل یہ صدا آتی ہے
شہر دراصل تو ہے ایک مدینہ ہی جمیلؔ
اور دُنیا تو فقط اس کی مضافاتی ہے

صادق جمیلؔ (لاہور)

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
پھول وہ رحمتِ سرکار (ﷺ) کے برساتی ہے
کاش میں دیکھوں اُنھیں، دل نے کہا روضے پر!
آرزو دیدِ شہِ طیبہ (ﷺ) کی تڑپاتی ہے
قُربتِ روضۂ سرکار (ﷺ) طراوت بخشے
گنبدِ سبز سے بینائی جلا پاتی ہے
یہ کرم ہے مِرے سرکار (ﷺ) کا سُبحان اللہ!
میری ہر نعت مجھے طیبہ میں لے جاتی ہے

آپ مصباحِ ظُلَم، آپ (ﷺ) سراجِ نُوری
چاندنی آپ (ﷺ) کی تابانی سے شرماتی ہے
کربلا میں یہ کہا سِبطِ نبی (ﷺ) نے سب سے
میں ہُوں ریحانِ نبی (ﷺ)، وصف مِرا ذاتی ہے
آئے طیبہ میں بلالؓ اور یہ رو کر بولے
فُرقتِ شاہِ (ﷺ) اُمم دل مِرا برماتی ہے
لُطفِ آقا (ﷺ) سے ملے جب بھی نسیمِ طیبہ
کِھلتی ہے دل کی کلی، زیست نئی پاتی ہے
پھول طیبہ میں نظر آتی ہے جو بھی بُلبُل
زمزمہ "صَلِّ عَلٰی" ہی کا وہاں گاتی ہے

تنویر پھولؔ

باغِ سرکارِ جہاں (ﷺ) سے جو ہوا آتی ہے
یادِ آقا (ﷺ) کی مہک دل میں سما جاتی ہے
آپ محبوبِ خدا، نورِ مجسّم ہیں حضورؐ
آپ کی ذات سے مخلوق جِلا پاتی ہے
آج آپس ہی میں ہے دست و گریباں امّت
اہلِ ایمان ہیں، پر شرم نہیں آتی ہے
آپ کی ذات کا انکار ہے رب کا انکار
ہم کو قرآن کی تفسیر یہ بتلاتی ہے
قافلے جاتے ہیں ہر روز مدینے کی طرف
دیکھ کر ان کو طبیعت مِری للچاتی ہے
اے شفیقؔ! ان کی مُحبّت تو ہے ایمان کی جاں
قوم منکر ہو تو بے دین وہ کہلاتی ہے

اتنا حساس کیا عشقِ نبی (ﷺ) نے مجھ کو
اب تو غنچوں کے چٹکنے کی صدا آتی ہے

جو دیے نورِ محمد (ﷺ) سے ہوئے ہوں روشن
چومنے ان کو ستاروں کی ضیا آتی ہے

میں ہوں سلطانؔ تو سلطانِ دو عالم (ﷺ) کے طفیل
ورنہ اس نام سے تو مجھ کو حیا آتی ہے

سلطانؔ محمود (لاہور)

جب تصوّر میں مدینے کی فضا آتی ہے
اوج پر جھوم کے پھر فکرِ رسا آتی ہے

دل تڑپتا ہے کہ حاضر ہوں نبی (ﷺ) کے در پر
دیکھیں اعمال جو اپنے تو حیا آتی ہے

ظلم کی دھوپ میں ہر جلتے برہنہ سر کو
کام اک رحمتِ عالم (ﷺ) کی ردا آتی ہے

کیسے پکڑوں نہ وسیلہ شہِ کونین (ﷺ) کا میں
ہو کے مقبول جو ہر ایک دعا آتی ہے

کھلنے لگتے ہیں چمن زار سے دل میں ہر سُو
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

خوشبوئیں گویا مہکتی ہیں دہن میں میرے
لب پہ جب سیّدِ عالم (ﷺ) کی ثنا آتی ہے

لے کے منزل پہ ہمیں جائے گا ان (ﷺ) کا رستہ
قلب سے روح تلک ایک صدا آتی ہے

ان (ﷺ) کی رحمت سے قدم اُٹھتے ہیں ان کی جانب
روکنے راہ تو ہر ایک خطا آتی ہے

بھیگ جاتی ہیں مری پلکیں، مجھے یاد جونہی
اُن (ﷺ) کے طائف سے پلٹنے کی ادا آتی ہے

مانگنے کا اگر آ جائے سلیقہ انجمؔ
دیکھ کس طور سے پھر اُن (ﷺ) کی عطا آتی ہے

محمد افضال انجمؔ (لاہور)

جب بھی بیمار کو طیبہ سے دوا آتی ہے
اس کے ہر زخم کو فی الفور شفا آتی ہے

فضلِ رحمان ہے یہ، تجلّۂ روح و جاں سے
ہم کو ہر وقت درودوں کی صدا آتی ہے

عشقِ آقا (ﷺ) سے ہو جس شخص کا سچا یارو
اس کو ہی حشر میں بخشش کی ندا آتی ہے

جو پڑھے سرورِ عالم (ﷺ) پہ درود اور سلام
اس کے سر پر ہی تو رحمت کی ردا آتی ہے

پھر مچل اٹھتے ہیں ارمان حضوری کے ریاضؔ
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

ریاضؔ احمد قادری (فیصل آباد)

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
غنچۂ ہجر کو اک پھول بنا جاتی ہے

اب کہیں جانے نہیں دیتی محبت اُن کی
وہ اسیری ہے کہ دِل اُن کا حوالاتی ہے

زیرِ انوار سے محروم چراغوں کے لیے

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شام و سحر آنکھوں میں بس جاتے ہیں
قلب احقر میں جونہی یادِ حرا آتی ہے

مجھ کو مل جائے درِ رحمتِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) پہ جگہ
لب پہ گوہرؔ کے یہی ایک دعا آتی ہے

گوہرؔ ملسیانی (خانیوال)

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
ایسا لگتا ہے کہ جنّت سے ہوا آتی ہے

پھول سنتے ہیں جو نعتیں تو نکھر جاتے ہیں
اور کلیوں کے چٹکنے کی صدا آتی ہے

جن کے دل عشقِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں مچل جاتے ہیں
ایسے دُکھیوں کی مدینے سے دَوا آتی ہے

وُہ جو اندازِ وفا پیش کیا قرنیؓ نے
ان کے مرقد سے وہی بوئے وفا آتی ہے

نام لے لے کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا گزر جاتا ہوں
میرے رستے میں اگر کوئی بلا آتی ہے

دل یہ کہتا ہے کہ کملی کا پکڑ لوں دامن
جب مجھے یاد کوئی اپنی خطا آتی ہے

تو بھی عاصمؔ کبھی روضے کی زیارت کر لے
دیکھ کر خلقِ خدا یادِ خدا آتی ہے

غلام علی عاصمؔ (ملتان)

در پہ رحمت کے جو آوازِ گدا آتی ہے
طشتِ رحمت میں رسالت کی عطا آتی ہے

جب تجھے یادِ شہیدانِ وفا آتی ہے
مغفرت اوڑھ کے تقدیسِ بقا آتی ہے

مسکراتے ہیں بہر سمت نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے جلوے
جب کہیں جلوہ گہِ "صلِّ علیٰ" آتی ہے

غنچہ و گل میں بکھرتی ہے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشبو
"جب مدینے سے کوئی موج صبا آتی ہے"

جذبۂ عشق جو توحید کی پڑھتا ہے نماز
لَب پہ ہر شے کے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ثنا آتی ہے

جب بھی آتا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غلاموں کا خیال
یاد وہ محفلِ تسلیم و رضا آتی ہے

اشکِ حرماں سے جو لکھتا ہوں تمنّا کے حروف
میرے آئینۂ قسمت پہ جلا آتی ہے

ڈوب جاتا ہوں ندامت کے سمندر میں سحرؔ
دیکھ کر فردِ گنہ مجھ کو حیا آتی ہے

اکرم سحرؔ فارانی (کاموکی)

ہاتھ پر لے کے بہاروں کا دیا آتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

اپنی بینائی مدینے میں بسا آتی ہے
آنکھ جا کر جو وہاں اشک بہا آتی ہے

جس سفینے کے ہوں پتوار درود اور سلام
اس کے نزدیک کہاں موجِ بلا آتی ہے

ہم مریضوں کے مسیحا ہیں مدینے والے
ہم مریضوں کی مدینے سے دوا آتی ہے

شفیق بریلوی (کراچی)

دل کو بھرماتی ہے اور روح کو تڑپاتی ہے
دوریٔ ارضِ حرم کیا کیا ستم ڈھاتی ہے
ایک سرشاری سی دَر آتی ہے قلب و جاں میں
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
شاہِ کونین (ﷺ) سے نسبت ہے گدایانہ مِری
کجکلاہوں کو یہ نسبت مِری شرماتی ہے
جاگتی آنکھوں نظر آئے مدینہ مجھ کو!
خواب کی بات تو بس خواب ہی رہ جاتی ہے
دہر کے جُملہ علائق سے جدا یاد اُن (ﷺ) کی
پیرہن شوق کا ادراک کو پہناتی ہے
زندگی ہجرِ پیمبر (ﷺ) کی سُبکساری میں
مارے شرمندگی کے آب ہوئی جاتی ہے
دیکھ کر فردِ عمل اپنی سرِ عرصۂ حشر
سامنا آپ (ﷺ) کا کرتے ہوئے شرم آتی ہے
عالمِ پیری میں بے چارگیٔ جان و بدن
حرمِ طیبہ میں کب دیکھیے پہنچاتی ہے
راحتِ جانِ حزیں ذکرِ نبی (ﷺ) ہے نیّر
مدحتِ ختمِ رُسل (ﷺ) قلب کو گرماتی ہے

ضیا نیّر

آپ (ﷺ) کی نعت رہِ زیست ہی دکھلاتی ہے
شاعری اس سے عقیدت کی فضا پاتی ہے

جو دعا دل سے مدینے کی طرف جاتی ہے
وہ اجابت کا صلہ آپ وہاں پاتی ہے
آپ ہی کیجیے محفوظ اسے سرورِ دیں
زندگی آج تو بے نام ہوئی جاتی ہے
شاعرِ نعت بھی ہیں، عاشقِ نعت بھی ہیں
ہم کو ہر سمت سے نعتوں کی صدا آتی ہے
دل تڑپ اٹھتا ہے ارمانِ حضوری سے ریاضؔ
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

ریاض احمد قادری (فیصل آباد)

قریۂ سرورِ کونین (ﷺ) کرشماتی ہے
روشنی اِس کی ہے جو دہر کو چمکاتی ہے
میزباں کوئی یہاں، کوئی ملاقاتی ہے
شبِ اِسرا کی تو ہر بات حجاباتی ہے
"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
پئے احقر وہ بُلاوے کی خبر لاتی ہے
پائیں گے منزلِ مقصود نبی (ﷺ) سے بندے
ویسے، دنیا تو رہِ راست سے بھٹکاتی ہے
اسمِ سرکار (ﷺ) کو ہر روز میں دُہراتا ہوں
یہ سَبَق میرے لیے گویا نصاباتی ہے
بے سکُونی ہی نظر آتی ہے دنیا بھر میں
شہرِ آقا (ﷺ) میں مِری جان سکوں پاتی ہے
جس میں محبوب (ﷺ) کی غفار نے مہمانی کی
عرشِ خالق کی وہ اک رات مداراتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
میرے ماحول کو خوشبو میں بسا دیتی ہے

اُن کے میں سارے صحابہؓ کی وفاؤں پہ نثار
جن کی ہر ایک وفا درسِ وفا دیتی ہے

فیض پا کر جو مدینے سے برستی ہے گھٹا
خشک صحرا کو بھی سرسبز ردا دیتی ہے

پا کے اذن اُن کا مری سمت جو آتی ہے ہوا
رہ میں حائل ہیں جو پردے، وہ ہٹا دیتی ہے

راہِ طیبہ کی حسیں یاد بھی آ آ کے مرے
توسنِ دید کو مہمیز لگا دیتی ہے

یاد آتی ہے جو تنہائی میں روضے کی مجھے
دل سے احساسِ غم و درد مٹا دیتی ہے

جب بھی آتی ہے مدینے سے کوئی موجِ ہوا
آتشِ ہجرِ مدینہ کو ہوا دیتی ہے

جو ہیں بیمار شہِ دیں (ﷺ) کی محبّت میں ذکی!
یادِ روضہ انھیں پیغامِ شفا دیتی ہے

رفیع الدین ذکی قریشی

یادِ روضہ کا نہ پوچھو کہ وہ کیا دیتی ہے
دلِ بیمار کو پیغامِ شفا دیتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
دیدِ روضہ کا وہ احساس جگا دیتی ہے

رب کے محبوبِ یگانہ (ﷺ) کی محبّت ہے کہ جو
مُردہ و تار دلوں کو بھی جلا دیتی ہے

یاد آ آ کے مدینے کی حسیں راتوں کی
کچھ ستارے مری پلکوں پہ سجا دیتی ہے

چوم کر روضۂ اخضر کو جو آتی ہے صبا
موسمِ زرد میں بھی پھول کھلا دیتی ہے

کیوں نہ ہو جاؤں میں اُس چشمِ تصوّر پہ فدا
جو یہیں بیٹھے مجھے روضہ دکھا دیتی ہے

اس کے پیارے (ﷺ) سے محبّت کا یہ اعجاز بھی ہے
بھولے بھٹکوں کو جو خالق سے ملا دیتی ہے

نعت لکھتا ہے جو پڑھتا ہے جو سنتا ہے سدا
نعت اُس شخص کی توقیر بڑھا دیتی ہے

حاضری یاد جب آتی ہے مدینے کی، ذکی!
میری بیتابیٔ دل کو یہ بڑھا دیتی ہے

رفیع الدین ذکی قریشی

اس کے دھونے کو مدینے سے گھٹا آتی ہے

یہ بھی اُس رحمتِ دارین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رحمت ہے ذکیؔ

مجھ گدا کو بھی جو طیبہ سے صدا آتی ہے

(صنعتِ ذوقافیتین میں)

رفیع الدین ذکیؔ قریشی

قلب کے باغ کو خُوشبو سے یہ مہکاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

زندگی دیتی ہے یہ ہر دلِ پژمُردہ کو

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

اُن (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خوشبو سے مہک اُٹھتا ہے گوشہ گوشہ

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

خاکِ پا سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دے آنکھوں کو

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

مُجھ کو محسوس ہُوا' دل کے قریں آئے نبیؐ

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

ہم کو دے جاتی ہے جنّت کے گُلوں کی خُوشبو

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

مُجھ کو لگتا ہے کہ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلاتے ہیں مجھے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے میں لاتی ہے وُہ تنویرِ حرم

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

منتظر پھولؔ ہے' لے جائے گی اس کو بھی وہاں

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

تنویر پھولؔ

نسبتِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ اِٹھلاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

خِلعتِ اُلفتِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے پہناتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

بُوئے اِخلاص جہاں بھر میں وہ پھیلاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

ساتھ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اَلطاف و کرم لاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

معنیٔ اخلاص و عقیدت کے بتا جاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

میری خاطر وہ کرم کوش کنایاتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

لَمس بھی اُس کا' حضوری کا اشاراتی ہے

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"

اُس کا محمودؔ کو لگتا بھی کرشماتی ہے

راجا رشید محمود

سوچیے' یادِ مدینہ ہمیں کیا دیتی ہے

دل کے سوئے ہوئے جذبات جگا دیتی ہے

میری عرضی ہے، جو ہوتی ہے رسا طیبہ تک
یہ گزارش ہے جو رحمت کو بُلا لاتی ہے

ذکرِ سرکار (ﷺ) سے تم رنج اُڑنچھو کر دو
کیفیت ساری پریشانی کی، لمحاتی ہے

مانگو امداد پیمبر (ﷺ) سے مُداوا کے لیے
اجتماعی کوئی اندوہ ہے یا ذاتی ہے

روح پاتی ہے عجب رتبہ یہاں پر آ کر
دیکھ کر عتبۂ سرکار (ﷺ) کو اتراتی ہے

شہرِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے گلی کوچوں میں
ایک دنیائے کرم ہم کو نظر آتی ہے

جانِ محبوب (ﷺ) کی کھائی ہے قسم خالق نے
حرفِ قرآن لَعَمرُکَ بھی بشاراتی ہے

دل میں ہے میرے مکیں، سر پہ ہے سایہ گُستر
باسی طیبہ کا ہے یا اس کا مضافاتی ہے

اس کی خاطر کیا محبوب (ﷺ) کو رب نے رحمت
ساری مخلوق کہ ارضی یا سماواتی ہے

مرتبہ آقا و مولا (ﷺ) کا سمجھنے کے لیے
چشمِ تخییل سُوئے قصرِ دَنَا جاتی ہے

دفن کو کاش ملے خاکِ بقیعِ غرقد
ایک خواہش یہ مرے ذہن میں چکراتی ہے

ختم ہوں دہشت و نفرت کے مظاہر سارے
پیشِ سرکار (ﷺ) گزارش یہ مناجاتی ہے

یا خدا! اِس کو ہر اک باب میں کر دے فعّال
نیند کی، اُمّتِ محبوبِ خدا (ﷺ)، ماتی ہے

کیوں سُنے رتبۂ آقا (ﷺ) سے فروتر باتیں
اِس حوالے سے تو محمودؔ بھی جذباتی ہے

راجا رشید محمودؔ

"جب مدینے سے کوئی موجِ صبا آتی ہے"
اپنے دامن میں مہک اُن (ﷺ) کی بسا لاتی ہے

جب بھی گلزارِ مدینہ سے صبا آتی ہے
دل کے مرجھائے ہوئے غنچے بھی کھلا جاتی ہے

سبز گنبد سے جو مَس ہو کے ہَوا آتی ہے
اپنے ہمراہ غمِ دل کی دوا لاتی ہے

جب بھی دربارِ شہِ دیں (ﷺ) سے صبا آتی ہے
اُن کی زلفوں کی مہک خود میں بسا لاتی ہے

میری جانب جو مدینے سے ہوا آتی ہے
غم و اندوہ کے شعلوں کو بجھا جاتی ہے

شاہِ کونین (ﷺ) کا ہی اُسوہ پُرنور ہے وہ
جس سے ہر ایک رہِ زیست ضیا پاتی ہے

دیدِ روضہ میں رکھی رب نے ہے یہ بھی تاثیر
اس سے بُجھتی ہوئی ہر آنکھ ضیا پاتی ہے

دیکھ کر روضۂ سرکار (ﷺ) کے نوریں جلوے
میری بیمار بصارت بھی شفا پاتی ہے

داغِ عصیاں سے جو ہو جاتا ہے دل میرا سیہ

سیدِ ہجویر نعت کونسل کا

۹۲واں

آٹھویں سال کا نواں ماہانہ حمدیہ و نعتیہ طرحی مشاعرہ

۵ ستمبر ۲۰۰۹ ۔ نمازِ مغرب کے بعد

چوپال لاہور میں

صاحبِ صدارت: شہزاد مجددی

مہمانِ خصوصی: رفیع الدین ذکی قریشی

مہمانِ اعزاز: محمد ابراہیم عاجز قادری

قاریِ قرآن: محمد ارشد قادری

نعت خواں: محمد ارشد قادری

ناظمِ تقریب: اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ ''نعت'' / ایگزیکٹو ڈائرکٹر ''مدنی گرافکس'')

مصرعِ طرح:

''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز''

شاعر:

اختر شیرانی

(وفات: ۹ ستمبر ۱۹۴۸)

۵ ستمبر ۲۰۰۹ کا مشاعرہ

''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز''

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کس نے پھر چھیڑ دیا قصّۂ لیلائے حجاز
دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنّائے حجاز

بھر کے دامن میں غریبوں کی دعائیں لے جا
اے نسیمِ سحر! اے بادیہ پیمائے حجاز

بزمِ ہستی میں ہے ہنگامۂ محشر برپا
اب تو ہو خواب سے بیدار مسیحائے حجاز

مئے افرنگ میں باقی نہ رہا کوئی سرور
ہم نے جس دن سے چکھی ہے مئے مینائے حجاز

دلِ دیوانہ دعا مانگ، وہ دن پھر آئے
وہی ہم ہوں، وہی سجدے، وہی صحرائے حجاز

کون سے خواب میں ہے محو تو اے رُوحِ بلالؓ!
گونج اٹھے پھر تری تکبیر سے دنیائے حجاز

خاکِ طیبہ کے ہر اک ذرّے سے آتی ہے صدا
اخترؔ خاک نشیں، ناصیہ فرسائے حجاز

شاعرِ رومان اخترؔ شیرانی

حمدِ ربّ العزت جل وعلا

یا الٰہی! بابِ رحمت ہے ترا بندوں پہ باز
سجدے میں تُجھ سے ہی بندہ کرتا ہے راز و نیاز

پھر دکھا اپنا حرم اور آستانِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)!
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

تُو ہے رحماں، تُو ہے ارحم، تیرا ہم کو آسرا
دل کی ہر دھڑکن کہے "اللہ! تُو بندہ نواز"

تُو ہے خالق رُوح کا، انسان نہ سمجھا رُوح کو
کُھل نہیں پایا کسی پر اپنی بھی ہستی کا راز

اپنے بندوں کو عطا کرتا ہے تُو ہی مرتبے
تیرے آگے جو جُھکا، رحمت سے تیری سرفراز

تجھ کو وہ سجدہ کروں، پھر سر نہ سجدے سے اُٹھے
کاش تیرے سامنے ہو میری اک ایسی نماز

گلشنِ حمد و ثنا میں پھولؔ ہے رطب اللّساں
مُختصر ہے وقت، تیری حمد ہے کارِ دراز

تنویر پھولؔ (نیویارک)

بخش مولا میرے دل کو بھی وہی سوز و گداز
جس خشیت سے مشرّف تھے کبھی اہلِ حجاز

جس کی ہر ضرب میں ہوتا ہے نہاں نغمۂ حق
اسی مضراب کا طالب ہے مری روح کا ساز

ذوقِ سجدہ بھی عطا ہو مری پیشانی کو
تیری محراب میں خم ہو یہ مرے بندہ نواز!

مانگتا ہوں ترے دربار سے مولا میں بھی
جو دمکتا ہے جبینوں میں، وہی عجز و نیاز

دامنِ شافعِ محشر (ﷺ) ہے مرے ہاتھوں میں
مغفرت کو مری کافی ہے یہی ایک جواز

یہ بھی تیری ہی عنایات کا اک پہلو ہے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

تیری توفیق سے اٹھتے ہیں خودی کے پردے
تیری تائید سے ہوتے ہیں عیاں ذات کے راز

یہ سمجھنا ہو تو پتّوں کی لکیریں دیکھو
کیسے جاتی ہے حقیقت کی طرف راہِ مجاز

مجھ سے عاصی کو بھی محبوب (ﷺ) سے نسبت بخشی
بس اسی ایک نوازش پہ ہے شہزادؔ کو ناز

شہزادؔ مجددی (لاہور)

اے خدا! یوں مری آنکھوں میں سما جائے حجاز
جس طرح بھی یہ اُٹھیں، مجھ کو نظر آئے حجاز

اے خدا! پھر بھی دکھا دے مجھے اَقصائے حجاز
چُٹکیاں لیتی ہے پھر دل میں تمنائے حجاز

مجھ پہ احسان خدایا! یہ بھی فرمائے حجاز
جب بھی میں یاد کروں، خواب میں آ جائے حجاز

یاد میں اس کی، خدا نے ہے یہ تاثیر رکھی
غمزدہ دل کو بھی آ آ کے جو بہلائے حجاز

اِس پہ مکّہ بھی ہے، طیبہ بھی ہے، طائف بھی ہے
اپنے اِس بخت پہ کس طرح نہ اترائے حجاز

اے خدا! تیرے جو محبوب (ﷺ) سے نسبت ہے انھیں
اِس لیے جاں سے ہیں پیارے مجھے اَبنائے حجاز

اُس پہ دانش کے سبھی در ہیں خدا نے کھولے
جس کی قسمت میں ہُوا بادۂ صہبائے حجاز

جب سے دیکھ آیا ہوں مَیں اِس کے مناظِر یا رب!
تب سے رکھتا ہے دلِ زار تمنائے حجاز

اے خدا! اِس پہ بھی ہو بہرِ نبی (ﷺ) لُطف و کرم
ہے تقاضا دلِ مضطر کا کہ دیکھ آئے حجاز

اِس کی فُرقت میں خدایا! جو تڑپتا ہے ذکی!
بھیج کر یاد اُسے اپنی ہے بہلائے حجاز

رفیع الدین ذکی قریشی (لاہور)

میں بھی ہوں بندۂ ناچیز ترا حمد طراز
کر قبول اِس کو خدایا! پئے آقائے حجازؐ

سرفرازی تُو عطا اُن کو ہی فرماتا ہے
سر جھکاتے ہیں ترے در پہ جو باعجز و نیاز

قادِر و مالِک و حاکم ہے فقط ذات تری
کوئی بھی خود سے نہیں کچھ بھی ہے کرنے کا مجاز

کون دارین کی ہر چیز میں ہے جلوہ نما
ہے فقط ذات تری وہ، جو ہے سربستہ راز

گرچہ کافر ہو، منافق ہو کہ مشرک ہو کوئی
ہر دم اُن پر بھی ترا بابِ کرم رہتا ہے باز

بہرِ مُرشد یہ کرم مجھ پہ بھی فرما یارب!
سامنے تُو ہو فقط، جب میں پڑھوں تیری نماز

یا خدا! جس کو دکھایا تُو نے مکہ، اس کے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

مُتقی ہو کہ گنہ گار ہو بے شک، اس کے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

دیکھ آیا ہوں ترا کعبۂ اشرف جب سے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

بھر دے بھر دے، اسے محبوب (ﷺ) کے صدقے بھر دے
تیرے دربار میں جو دامنِ عاجزؔ ہے دراز

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری (لاہور)

ہے مرے جذبِ دل و رُوح و جگر کا غماز
طیرِ تخییل کی یوں سُوئے عَرب ہے پرواز

کامیابی کا حقیقت میں یہی ہے رستہ
اسمِ خالق سے ہر اک کام کا کرنا آغاز

ہے الگ طرز، الگ رنگ، الگ بولی ہے
رب کی توصیف میں ہر شے ہے مگر نغمہ طراز

نعت پر ربِّ جہاں نے تھا لگایا مجھ کو
حمد کی سمت توجّہ ہے نبی (ﷺ) کا اعجاز

خوابِ خُوش روز نظر آتا ہے مجھ کو جیسے
سُوئے حرمین مجھے لے کے اُڑا جائے جہاز

کامراں دنیا و عُقبیٰ میں وہ خوش قسمت ہے
حمدِ خلّاقِ دو عالم کا جو پائے اعزاز

یہ ہمارے لیے ارشادِ خداوندی ہے
بُغض و کینہ نہ رکھیں دل میں، نہ ہو حرص، نہ آز

ہے پکڑ سخت بہت ربِّ نبی (ﷺ) کی، لوگو!
یُوں تو کرتا بھی ہے ظالم کی خدا رسّی دراز

اپنے خالق کو پکارو تو گدازِ دل سے
ہو ادا ایسے، تو کیوں ہو گی نہ مقبول نماز

تیرے احکام سے ہٹ کر ہے ذلیل و رُسوا
اپنی رحمت سے خدایا! تو مسلماں کو نواز

مجھ کو کعبہ کی قسم، مجھ کو مدینہ کی قسم
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

ہیں یہاں طیبہ و بطحا کے نظارے دلکش
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

حامدِ ربِّ جہاں، ناعتِ سرکار (ﷺ) ہوں میں
میری ہستی کا یہی ایک ہے محمودؔ جواز

راجا رشید محمودؔ (شہرِ سرکارؐ)

نعتِ محبوبِ ربّ العزت

جب سے دل میں رقص فرما ہے تمنائے حجاز
سر کے اندر موج زن ہے بحرِ سودائے حجاز

آرزو میں آرزو ہے، جستجو میں جستجو
لمحہ لمحہ پھیلتی جاتی ہے پہنائے حجاز

آپ (ﷺ) کی خوشبو اسے مہکا رہی ہے آج بھی
رُوکشِ جنّت نظر آتا ہے صحرائے حجاز

بادِ صرصر بھی مجھے بادِ صبا سے کم نہیں
تازہ دم رکھتی ہے سانسوں کو تولّائے حجاز

نقش گہرے اور بھی اُبھریں گے اس کو دیکھ کر
دل ہمارا ہے ازل ہی سے شناسائے حجاز

جس نے دیکھی ہی نہیں مکہ مدینہ کی بہار
ہم نے دیکھی اس کی ہشیاری بھی شیدائے حجاز

چپکے چپکے درس گاہِ صُفّہ کہتی ہے مجھے
رہنمائے ہر جہاں ہے ایک دانائے حجاز

محمد بشیر رزمؔی (لاہور)

کوئی خوش بخت مرے شہر سے جب جائے حجاز
یاد رہ رہ کے مجھے آئے ہے صحرائے حجاز

اک تعلّق ہے اسے فخرِ بنی ہاشم سے
ناز کیونکر نہ کرے بخت پہ لیلائے حجاز

ایسا اُنفاسِ شہ دیں (ﷺ) نے نوازا ہے اسے
رشکِ صد طور ہوئی وادیٔ سینائے حجاز

حظ اٹھا پائے گا وہ کوثر و تسنیم سے کیا
چکھ نہ پایا جو یہاں بادۂ مینائے حجاز

سجدے کرتے ہیں وہاں جا کے مقدّر والے
بخت ور ہوتے ہیں بس ناصیہ فرسائے حجاز

رنگ توحید کا روحوں پہ وہاں چڑھتا ہے
رُوپ بندوں کو نیا دیتی ہے دنیائے حجاز

کیا لُبھا پائے ہمیں پیرس و لندن کی کشش
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

باخدا طیبہ و بطحا کا شرف ہے ان سے
نقشِ پائے شہِ دیں (ﷺ) مرتبہ افزائے حجاز

خود شفا آئے مریضوں کی بلائیں لینے
نبض پر ہاتھ ہی رکھ دے جو مسیحائے حجاز

اپنی آغوش میں لے لے اسے وقتِ رخصت
لطف شہزادؔ پہ کچھ خاص جو فرمائے حجاز

شہزادؔ مجددی

"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"
پھر مجھے در پہ بُلا لیجیے آقائے حجاز

یاد تنہائی میں جب بھی مجھے آ جائے حجاز
میرے گلزارِ خزاں دیدہ کو مہکائے حجاز

دیکھ آیا ہوں میں جس روز سے اقصائے حجاز
جاگزیں دل میں ہے اُس دن سے تمنائے حجاز

جلوہ افروز جو ہے اِس پہ نبی (ﷺ) کا روضہ
اپنی قسمت پہ بجا طور پہ اِترائے حجاز

جس کو مل جائیں مقدر سے، وہ کہتا ہے یہی
نکہت و رنگ میں بے مثل ہیں گلہائے حجاز

دین و دنیا کے ہوئے اُس پہ سبھی راز اِفشا
پی لیا جس نے بھی ایک جُرعۂ صہبائے حجاز

اُس کی نظروں میں بسے رہتے ہیں جلوے اِس کے
دیکھ لیتا ہے جو اک بار بھی اَقصائے حجاز

بھیج کر اپنے مناظر کی حسیں یادوں کو
قلبِ مضطر کو مرے یُوں بھی ہے بہلائے حجاز

گرچہ پیری میرے اَعصاب پہ غالب ہے ذکیؔ!
پھر بھی رہتی ہے جواں دل میں تمنائے حجاز

رفیع الدین ذکی قریشی

''دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز''
ہم ہیں شیدائے مدینہ، ہم ہیں شیدائے حجاز

آ گئے کیوں لوٹ کر اُس ارضِ دل آرام سے
یاد کر کے واں کا منظر دل کہے، ہائے حجاز!

جنّت الفردوس کا گوشہ اسی خطے میں ہے
ہیں بڑے خُوش بخت جو دُنیا میں دیکھ آئے حجاز

اِتباعِ ساقیِ کوثر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں زمزم خُوب پی
جلوہ گر دل کے سُبو میں ہو گی صہبائے حجاز

ہم، وطن کی قید میں ہر دَم تڑپتے ہیں یہاں
دہر میں اپنا ٹھکانا کاش بن جائے حجاز

مثلِ مجنوں آہ و زاری میں سدا مشغول ہے
مُضطرب ہے دل کہ پائے قُرب لیلائے حجاز

ہیچ ہیں ان کی نظر میں جگ کی سب رنگینیاں
سر میں اُن کے عاشقوں کے پُھول سودائے حجاز

تنویر پھولؔ

سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا صدقہ تولّائے حجاز
قریۂ روشن میں لے آئی تمنائے حجاز

مدحتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قلب و روح نے پایا سرور
بادۂ رحمت سے ہے معمور مینائے حجاز

دولتِ نظارۂ خُلدِ مدینہ کی قسم!
منفعت بخشِ دو عالم ہے یہ سودائے حجاز

قافلے والوں کے لب پر ہیں درودں کے گُلاب
خوشبوؤں میں بس رہا ہے دشت و صحرائے حجاز

اللہ اللہ! رہبرِ انسانیت کا فیضِ عام
حاملِ تکریم ہے ہر جادہ پیمائے حجاز

ہے خدا راضی اُسی سے، جس سے ہیں راضی رسولؐ
عشقِ مولا اصل میں ہے عشقِ مولائے حجاز

گردِ دُنیا دل سے چھُٹ جائے تو عذرا دیکھنا
ہر طرف تم کو نظر آئے گی دُنیائے حجاز

ڈاکٹر پروفیسر عذرا شوذب (ملتان)

دل کی ہر دم ہے تمنا کہ کبھی جائے حجاز
تشنہ ہونٹوں سے لگائے کبھی صہبائے حجاز

اپنی آنکھیں کبھی یہ معجزہ ہوتا دیکھیں
جب بھی جس سمت چلیں، راہ میں آ جائے حجاز

روح بے چین ہے، کب دیکھیے بر آتی ہے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

اس کے سینے پہ قدمِ ختمِ رُسل (ﷺ) کا رکھنا
کر گیا اور حسیں حسنِ دل آرائے حجاز

کیوں مری زیست کا ہر پل نہ معطّر ٹھہرے
دل کے آنگن میں مہکتے ہیں جو گلہائے حجاز

ہم بھی جا پہنچیں کبھی بن کے حرم کے زائر
ہم بھی ہو جائیں کبھی بادیہ پیمائے حجاز

چھُو کے آئی تھی صبا دامنِ اطہر ان (ﷺ) کا
اس کا شاہد ہے مہکتا ہوا صحرائے حجاز

اب تو دل اپنا فقط ایک دعا مانگتا ہے
سر سے نکلے نہ سمایا ہے جو سودائے حجاز

کاش وہ لمحہ کبھی زیست میں آئے انجمؔ
دل کی پلکوں سے چھُوئیں ہم درِ مولائے حجاز

محمد افضال انجم (لاہور)

ذہن و دل میں ہے سمایا جب سے سودائے حجاز
ہر تمنا سے فزوں تر ہے تمنائے حجاز

نقش بنتے ٹوٹتے رہتے ہیں آنکھوں میں مری
ایسا ہو گا، ایسا ہو گا اپنا صحرائے حجاز

بند کیں آنکھیں تصوّر میں تو لہرانے لگے
روضۂ انوار، کعبہ، دشت، گلہائے حجاز

خوش نصیبی سے جو پہنچیں گے کبھی طیبہ نگر
دیکھتے رہ جائیں گے حُسنِ دل آرائے حجاز

عجوہ کی میٹھی کھجوریں کھائیں گے شام و سحر
صورتِ زم زم میسّر ہو گی صہبائے حجاز

چلتے چلتے پاؤں تھک جائیں گے تو پھر بیٹھ کر
آنکھ میں بھر لیں گے رختِ زیر و بالائے حجاز

ہم بھی لیں گے دیکھنا اک دن حضوری کے مزے
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

اعتبار آئے گا اپنی چشمِ بینا کا عقیلؔ
جس گھڑی ہم دیکھ لیں گے روز و شبہائے حجاز

عقیل اختر (لاہور)

نشۂ عشقِ نبی (ﷺ) دیتی ہے صہبائے حجاز
آتشِ حُبِّ نبی (ﷺ) بھی دل میں سلگائے حجاز

خشک ہوتے جا رہے ہیں اب صداقت کے کنول
کشتِ دیں کو چاہیے پھر آج دریائے حجاز

پھیلتا جاتا کدورت کا مَرَض ہے روز و شب
ڈھونڈتی ہے آج پھر خلقت مسیحائے حجاز (ﷺ)

کاش دیکھیں ہم بھی جا کر شہرِ محبوبِ خداؐ
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

بے کسوں پر ملتفت ہیں پیکرِ جود و سخا
محفلِ ہستی کی رونق، زیبِ آرائے حجاز

روزِ محشر تک برستی ہی رہیں گی نکہتیں
آج بھی پھیلا ہوا ہے نورِ گلہائے حجاز

فن کی دنیا کو عطا کرتے ہیں گوہرؔ روشنی
جب بھی کہتے ہیں کبھی مدحت شناسائے حجاز

گوہرؔ ملسیانی (خانیوال)

عاشقِ شہرِ پیمبر (ﷺ) ہُوں تو شیدائے حجاز
یوں سمائی ہے مرے قلب میں دُنیائے حجاز

سر کے خلیوں پہ پَرافشاں جو ہے سودائے حجاز
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

شہر ہے سرور و سرکارِ جہاں (ﷺ) کا طیبہ
مُلک جو میرے پیمبر (ﷺ) کا ہے، کہلائے حجاز

اِس کے اشعار سے تم اُس کی حقیقت پُوچھو
شاعرِ نعتِ نبی (ﷺ) صِرف ہے دانائے حجاز

قُبّہ و مینارِ نبی (ﷺ) ہی کی درخشانی ہے
جس سے ہے نُور فزا چہرۂ زیبائے حجاز

جَسَد و رُوح کو عصیاں نے کیا ہے مجروح
رُخ نہ کیوں ہوتا مِرا سُوئے مداوائے حجاز

رقصِ بہجت کا جواز اِس سے زیادہ کیا ہو
لب مئے اُنس سے تر، ہاتھ میں مینائے حجاز

ساکنِ مُلکِ عَرب مالکِ ہر جا ہیں
آقا و مولائے جہاں، آقا و مولائے حجاز

روضۂ سرکارِ دو عالم (ﷺ) ہے ضیا کا منبع
اس کی تابانیاں ہر ملک میں پھیلائے حجاز

شہرِ سرکار (ﷺ) کی جانب ہے تگ و دَو ساری
ہر دلِ زندہ نظر آیا ہے جُویائے حجاز

دل سے وہ خالق و مالک کا نہ شاکر کیوں ہو
نام لیوا جو پیمبر (ﷺ) کا پہنچ جائے حجاز

غوثؒ و خواجہؒ ہوں، مُجدِّدؒ ہوں، شہاب الدینؒ ہوں
ندیاں ساری ہیں، سرکار (ﷺ) ہیں دریائے حجاز

دُور اَمراض نہ کیوں ہوتے، نہ صِحّت پاتا
مَیں تھا بیمارِ عجم، آپ (ﷺ) مسیحائے حجاز

حامدِ ربّ و نبی (ﷺ) یوں بھی ہُوا ہوں محمودؔ
معصیت پیشہ ہو مجھ سا بھی تو اپنائے حجاز

راجا رشید محمودؔ (مدینہ منورہ)

اشک بن کر جب نکلتی ہے تمنائے حجاز
آنکھ کی قسمت بدلتی ہے تمنائے حجاز

ایک لاوا جانفزا آنکھوں سے بہتا ہے مدام
رفتہ رفتہ جب پگھلتی ہے تمنائے حجاز

آخرش دل بن ہی جاتا ہے حجازی ایک دن
جس میں صبح و شام پلتی ہے تمنائے حجاز

سازِ عشقِ حضرتِ جامیؒ بتاتا ہے ہمیں
سوز میں کس طرح ڈھلتی ہے تمنائے حجاز

روز اُمیدِ سحر بن کر یہ ہوتی ہے طلوع
روز بن کر شام ڈھلتی ہے تمنائے حجاز

آنکھ کے پردے پہ چلتی ہے مسلسل رات دن
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

روز چلتا ہوں خیالوں میں مدینے کی طرف
روز میرے ساتھ چلتی ہے تمنائے حجاز

عازمینِ حج ہلائیں ہاتھ جب وقتِ وداع
دِل گرفتہ ہاتھ مَلتی ہے تمنائے حجاز

جسم سے تنہا نکلتی ہی نہیں صادق جمیلؔ
ساتھ لے کر جاں نکلتی ہے تمنائے حجاز

صادق جمیلؔ (لاہور)

شہرِ طیبہ کی طفیلی ہے تمنائے حجاز
اِس طرح میری یقینی ہے تمنائے حجاز

حُبِ آقا (ﷺ) کی نشانی ہے تمنائے حجاز
کون کہتا ہے، خیالی ہے تمنائے حجاز

مُجھ سے مُفلس کی تو پُونجی ہے تمنائے حجاز
سب تمناؤں میں پہلی ہے تمنائے حجاز

اُنس و اخلاص کی ڈوری ہے تمنائے حجاز
اک تمنائے حضوری ہے تمنائے حجاز

یہی ہونٹوں پہ، یہی ذہن پہ، دل پر جاری
لاشعوری بھی شعوری ہے تمنائے حجاز

اب کے حاصل ہو شرف اِس کی پذیرائی کا
قلبِ احقر میں الٰہی! ہے تمنائے حجاز

حُسنِ رافت کی، عطا ہائے نبی (ﷺ) کی مصدر
وفرِ رحمت کی پیامی ہے تمنائے حجاز

خواہشِ جنّتِ ماویٰ جو ہے دل میں پیدا
اِس کی خاطر تو ضروری ہے تمنائے حجاز

مَتن ہے شہرِ پیمبر (ﷺ) میں حضوری اِس کا
گرچہ مضمون کی سُرخی ہے تمنائے حجاز

اِس سے بڑھ کر تو نہیں رفعتِ انساں کوئی
اصلِ عظمت کے مُساوی ہے تمنائے حجاز

پردۂ حُسنِ عقیدت سے نکل کر باہر
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

ہاتفِ غیب نے محمودؔ کو دی ہے آواز
یہ جو تیری ہے، یہ پیاری ہے تمنائے حجاز

راجا رشید محمودؔ (مدینہ طیبہ)

اے شہنشاہِ عجم اور شہنشاہِ حجاز
آپ کے در پہ ادا ہو مری ہر ایک نماز

جا بجا درج ہیں قرآں میں قصیدے جن کے
اُن کا ہر صاحبِ ایماں بھی ہے یُوں مدح طراز

مرحبا! صلِ علیٰ، صلِ علیٰ، صلِ علیٰ!
گاتا رہتا ہے یہ دن رات مری سانس کا ساز

اِس کی فُرقت کا جُنوں جب مجھے تڑپاتا ہے
دل کو بہلانے چلی آتی ہے تب یادِ حجاز

مَیں حقیقت میں پہنچ جاتا ہُوں در پر اُن کے
رنگ لاتا ہے کچھ اِس طرح مِرا عشقِ مجاز

آرزُو بھی ہے یہی، حسرت و خواہش بھی یہی
مستقل در پہ بُلا لیں مجھے اے بندہ نواز!

اُن کی فُرقت کے سبب دل جو ہے پگھلا میرا
لے گیا در پہ نبی (ﷺ) کے وہ مِرے دل کا گداز

مثلِ بوصیریؒ عطا کیجیے رِدا اور شفا
کیونکہ مَیں بھی تو حضورؐ! آپ کا ہُوں مدح طراز

کون روکے گا اُسے خُلد میں جانے سے ذکیؔ!
ہو ادا جس کی پسِ مرگ مدینے میں نماز

رفیع الدین ذکی قریشی

جو گرا در پہ نبی (ﷺ) کے ہے بصد عجز و نیاز
اُس کو حاصل ہُوا کونین کا ہر اَوج و فراز

سرورِ دیں (ﷺ) کا یہ اِرشاد ہے اُمّت کے لیے
مالِ دنیا کی کسی دل میں نہ ہو حرص، نہ آز

ہر دو عالم میں وہی رکھّیں گے اُمت کا بھرم
بندہ پرور بھی جو ہیں اور جو ہیں بندہ نواز

ہجرِ طیبہ کے سبب دل جو پگھل جائے ترا
لے ہی جائے گا تجھے طیبہ میں وہ دل کا گداز

پردہ پوشی مرے ہر راز کی محشر میں بھی ہو
یا نبیؐ! آپ پہ ظاہر مِرا ہر ایک ہے راز

کام آتے رہے دنیا میں بھی جو میرے سدا
لاج عقبیٰ میں بھی رکھّیں گے وہی شاہِ حجازؐ

حشر میں اُن کی شفاعت ہی تو کام آئے گی
نیک اَعمال پہ کرنا نہ کسی طرح بھی ناز

مجھ کو ورثے میں ملا نعت نگاری کا شرف
آج مَیں ہُوں، مِرے آبا بھی تھے کل مدح طراز

نعت لکھتا ہے جو پڑھتا ہے جو سُنتا ہے ذکیؔ!
میرا ایمان ہے اک روز وہ دیکھے گا حجاز

رفیع الدین ذکی قریشی

مجھ کو بھی اِذنِ حضوری ہو عطا، بندہ نواز!
"دل کے پردوں پہ مچلتی ہے تمنائے حجاز"

اے سخی، اِبنِ سخی! تیرے درِ رحمت سے
جھولیاں بھرتے چلے جاتے ہیں محمود و ایاز

عشق والوں کا مقدّر ہے تجلّی تیری
کب کُھلا سارے زمانے پہ ترے حُسن کا راز

صاحبِ عرش یا وہ عرش کا دولھا جانے
کیا خبر، کیا ہوئے معراج کی شب راز و نیاز

رات دِن سرورِ عالم (ﷺ) پہ میں پڑھتا ہوں درود
میرا ایماں ہے یہی اور یہی میری نماز

آپ کا حُسن مری چشمِ عقیدت کی ضیا
آپ کا عشق مرے دل کے دھڑکنے کا جواز
ایک لمحہ بھی نہ سرکار (ﷺ) کی چوکھٹ پہ کٹا
کام آئی نہ سحر میرے، مری عمرِ دراز

اکرم سحر فارانی (کامونکی)

نغمۂ صلِ علیٰ اور دل و جاں کا ہو ساز
لہجۂ نعت میں کیوں کر نہ ڈھلے سوز و گداز
جس گھڑی مَیں نے پڑھی عشقِ محمد (ﷺ) میں نماز
کھل گیا حُسنِ اَحد کا مرے احساس پہ راز
اُن کی اس بندہ نوازی پہ دل و جاں ہوں نثار
مُجھ سے عاصی پہ کرم بار ہیں وُہ بندہ نواز
جانتا ہے وُہی بس، عرش پہ جو لے کے گیا
شبِ معراج ہُوئے دونوں میں کیا راز و نیاز
مُفلسو! دولتِ کونین ہے درکار اگر
دل کا کشکول بڑھاؤ، درِ آقا (ﷺ) ہُوا باز
جس کو دیکھو، وُہی محبوبِ خدا (ﷺ) کا ہے غُلام
کوئی رُومی ہو کہ جامی، یا ہوں محمود و ایاز
زائرِ کُوئے نبی (ﷺ) جب بھی نظر آئے کوئی
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"
آرزو خُون کی صُورت ہے رگ و پے میں رواں
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"

گُلشنِ طیبہ کی خُوشبو سے مہکتا ہوں مُدام
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"
جیتے جی دیکھ لُوں مَیں بھی تو کبھی اُن کا دیار
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز"
یا نبیؐ! حرفِ دُعا میں بھی اثر آ جائے
اور آہوں کو بھی سرکارؐ! ملے سوز و گداز
اُن کی دہلیز پہ سر اپنا جُھکا دیجے بشیر
دین و دُنیا میں اگر چاہتے ہو فوز و فراز

بشیر رحمانی (لاہور)

رب کی تخلیق کے شہکار ہیں آقائے حجاز
اُن کے جیسا ہی نہیں کوئی بھی اُس کا ہم راز
پھیرنا شمس کا اور چاند کے ٹکڑے کرنا
ہے قسم رب کی، یہ سرکار (ﷺ) ہی کے ہیں اعجاز
جا سکے سدرہ سے آگے تو نہ جبریلِ امیں
عرش سے آگے تھی سرکار (ﷺ) کی لیکن پرواز
فرش سے عرش کے مابین ہے جو کچھ موجود
اذنِ خالق سے نبی (ﷺ) اُس کے ہیں مختار و مجاز
رب کے محبوب (ﷺ) پہ کثرت سے جو پڑھتا ہے دُرود
دامنِ رحمتِ رب اُس پہ تو ہوتا ہے دراز
کیا بیاں شانِ عطا اُن کی ہو، جن کے ہیں غلام
دافعِ رنج و الم، ردِ بلا، بندہ نواز

شہا! امداد کُن، امداد کُن اِس مشکل میں
عرصۂ حشر میں گونجے گی یہی ایک آواز

سر جھکا ہو درِ آقا (ﷺ) پہ، لبوں پر ہو درود
اُن کے دربار میں یوں پیش کرو اپنا نیاز

کوئی منصب پہ ہے نازاں تو کوئی دولت پر
نسبتِ سرورِ دوراں (ﷺ) پہ مگر ہم کو ہے ناز

دیکھ آیا ہوں میں مکہ و مدینہ جب سے
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

لاکھ عاصی ہو، گنہ گار ہو، پھر بھی اُس کے
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

پھر بُلا لیجیے اِس کو بھی درِ اقدس پر
آپ سے عرض ہے عاجزؔ کی شہنشاہِ حجاز (ﷺ)!

محمد ابراہیم عاجزؔ قادری

عاشقوں کے قلب میں ہر دَم تولّائے حجاز
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

ذہن میں کعبے کا منظر، آنکھ میں طیبہ کا نُور
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

اے خُدا! قسمت میں میری لکھ دے واں کی سرزمیں
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

دیکھنا ہے دین کی معراج تو دیکھو وہاں
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

خواب میں ہی واں کا منظر مُجھ کو دکھلا اَے خُدا!
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

چھوڑ یہ دُنیائے اسفل، واں ٹھکانا تُو بنا
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

ہر طرف پھیلی ہُوئی ہے مُصطفےٰ (ﷺ) کی روشنی
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

جا کے واں تسکین ملتی ہے دلِ افگار کو
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

ہے خطا کا بار سر پر، آنکھ سے آنسو رواں
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

ذرّے ذرّے میں تجلّی آیۂ ’’اِقرا‘‘ کی پھول
’’دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنائے حجاز‘‘

تنویر پھول

اشاریہ حمد و نعت گویانِ محترم

(بترتیبِ حروفِ تہجّی بلحاظِ تخلّص)

☆☆☆☆☆

سیّدِ ہجویرؒ نعت کونسل

کے ۹۵ ماہانہ طرحی نعتیہ (وحمدیہ) مشاعروں کے صدورِ محترم

(جنوری ۲۰۰۲ء سے دسمبر ۲۰۰۹ء تک)

پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی۔ پروفیسر ڈاکٹر مظفر عباس۔ پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید۔ پروفیسر ڈاکٹر ہارون قادر۔ پروفیسر ڈاکٹر اقبال ثاقب۔ پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد۔ پروفیسر حفیظ تائب۔ پروفیسر جعفر بلوچ (مرحوم)۔ پروفیسر حسن عسکری کاظمی۔ پروفیسر حفیظ صدیقی۔ پروفیسر محمد عباس مرزا۔ پروفیسر ڈاکٹر افضال احمد انور (فیصل آباد)۔ ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔ عارف منصور ملتانی (کراچی)۔ صاحبزادہ مفتی محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)۔ محمد ممتاز راشد (دوحہ قطر)۔ محمد حنیف نازش قادری (کامونکی)۔ غضنفر جاوید چشتی (گجرات)۔ اکرم سحر فارانی (کامونکی)۔ ذوقی مظفر نگری۔ شہزاد احمد۔ رفیع الدین ذکی قریشی۔ منیر سیفی۔ علیم ناصری (مرحوم)۔ صادق جمیل۔ حزیں کاشمیری۔ اقبال سحر انبالوی (مرحوم)۔ پیرزادہ حمید صابری۔ بشیر رحمانی۔ ضیا نیر۔ محمد یونس حسرت امرتسری۔ خلش بجنوری۔ عزیز کامل۔ عبدالحمید قیصر۔ عطاء الرحمن شیخ۔ محمد لطیف۔ حافظ محمد صادق۔ محمد اسلام شاہ۔ علامہ انور فیروز پوری (مرحوم)۔ علامہ محمد بشیر رزمی۔ علامہ شہزاد مجددی۔ سید شفیق حسین بخاری۔ ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی۔ محمد ارشد اچھی (فیصل آباد)۔ خواجہ محمد شفیع مدنی (آزاد کشمیر)۔ اصغر علی نظامی مدنی (فیصل آباد)۔ ریاض احمد مفتی (گجرات)۔ حافظ حفظ الرحمن۔ محمد ارشد قادری (مرحوم)۔ مختار جاوید منہاس۔ تسنیم الدین احمد۔ احمد خلدون۔ محمد ارشد خاں۔ چودھری محمد عاصم اعظم۔ محمد اکبر ملکی (مکہ مکرمہ)۔

ان ماہانہ طرحی مشاعروں کے مہمانِ خصوصی

ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی۔ سید شفیق حسین بخاری۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد سلطان شاہ۔ کرنل (ر) مقبول الٰہی۔ محمد قمر ریاض حسین بسرا۔ علامہ عطا محمد گولڑوی۔ سجاد حسن (بحرین)۔ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)۔ رئیس میاں (سجادہ نشین فتح پور سیکری شریف)۔ خواجہ محمد شفیع مدنی (آزاد کشمیر)۔ پروفیسر ڈاکٹر ضیاء المصطفیٰ قصوری۔ ڈاکٹر سید سجاد حیدر۔ ڈاکٹر احسان الٰہی ظفر۔ ریاض احمد

مفتی (گجرات)۔ پروفیسر جعفر بلوچ (مرحوم)۔ابوالنعیم اقبال حسین نجمی ۔ میاں غلام محمد۔ عبدالقادر شاہ ابنِ محدث ہزاروی۔ ڈاکٹر کاظم علی کاظم ۔ محمد نعیم احمد قادری (مریدکے)۔ محمد علی چراغ۔ محمد بشیر رزمی۔ رفیع الدین ذکی قریشی ۔ ملک محمد محبوب الرسول قادری۔ محمد نعیم طاہر رضوی۔ پروفیسر حافظ محمد نعیم۔ خطاط العصر محمد یوسف نگینہ۔ محمد شہزاد مجددی۔ محمد ارشد قادری (مرحوم)۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد قمر علی زیدی۔ محمد شعیب مرزا۔ کیپٹن (ر) محمد مظہر حمید۔ اقبال زخمی (مرحوم)۔ ڈاکٹر طاہر رضا بخاری۔ قاری صادق جمیل ۔ خواجہ غلام قطب الدین فریدی۔ پروفیسر ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس۔ پروفیسر خالد مسعود ملک۔ ظہور الدین خان امرتسری۔ پروفیسر ڈاکٹر امتیاز احمد۔ حاجی محمد شفیع شیخ۔ پروفیسر عبدالعزیز۔ رشید احمد شیخ ۔ امان اللہ خاں۔ حافظ احسن محمود۔ احمد رضا چیمہ۔ صوبیدار (ر) غلام محی الدین (پتوکی)۔ میجر محمد اسلم سیالوی۔ محمد یونس حسرت امرتسری۔ رفیق احمد خاں۔ ابرار حنیف مغل۔ سید ہمایوں رشید۔ محمد اسلم بھٹی ۔ حافظ محمد صادق ۔ پروفیسر محمد عباس مرزا۔ واجد امیر۔ بشیر رحمانی۔ بشیر باوا چشتی (شیخوپورہ)۔ سید نوید قمر۔ محمد یوسف ورک (شاہدرہ)۔ سید محمد رضا زیدی۔ اکرم سحر فارانی (کامونکی)۔ خالد علیم ۔ محمد زبیر ساہی۔ اعجاز فیروز اعجاز۔ سید عبدالعلی شوکت۔ تسنیم الدین احمد۔ حاجی غلام سرور۔ ڈاکٹر غلام محی الدین ۔ رضا عباس رضا۔ نصیر احمد۔ محمد ابراہیم عاجز قادری۔ سلطان محمود۔ ملک محمد شاہد۔ طاہر ابدال طاہر۔ سید منیر رضا۔ محمد ارشد خاں۔ سید شاہد نقوی (دوبئ)۔ محمد سلیم نقشبندی۔ شہباز بیگ۔

مہمان شعراءِ نعت

عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)۔ ڈاکٹر سردار خاں سوز (نیوجرسی)۔ غضنفر علی جاوِد چشتی (گجرات)۔ سید صبیح رحمانی (کراچی)۔ صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری (بصیر پور)۔ پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)۔ تابش الوری (بہاولپور)۔ سید ناصر زیدی (اسلام آباد)۔ پروفیسر محمد اکرم رضا (گوجرانوالا)۔ محمد حنیف نازش قادری (کامونکی)۔ شاکر کنڈان (سرگودھا)۔ پروفیسر حسن عسکری کاظمی (حسن ابدال)۔ نور صابری (شجاع آباد)۔ منیر حسین عادل (سمندری)۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔ پروفیسر ریاض احمد قادری (فیصل آباد)۔ اخلاق عاطف (سرگودھا)۔ شیخ صدیق ظفر (جلالپور جٹاں)۔ اشرف شاکر (سمندری)۔ حکیم محمد رمضان اطہر (فیصل آباد)۔ اکرم سحر فارانی (کامونکی)۔ محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)

ان طرحی مشاعروں میں حصہ لینے والے شعراءِ محترم

ریاض حسین چودھری (سیالکوٹ)۔ طارق سلطانپوری (حسن ابدال)۔ غضنفر جاوِد چشتی (گجرات)۔ فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)۔ محبت خان بنگش (کوہاٹ)۔ عرفان رضوی (راولپنڈی)۔ شاکر کنڈان (سرگودھا)۔ قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)۔ عارف منصور ملتانی (کراچی)۔ گوہر ملسیانی (صادق آباد/ خانیوال)۔ تنویر پھول (کراچی/ نیویارک)۔ افضال احمد انور (فیصل آباد)۔ صابر براری مرحوم (کراچی)۔ نادر جاجوی (فیصل آباد)۔ امیر نواز امیر (فیصل آباد)۔ آسی سلطانی (کراچی)۔ قمر وارثی (کراچی)۔ صبیح رحمانی (کراچی)۔ محمد عارف قادری (واہ کینٹ)۔ محمد عثمان ناعم (واہ کینٹ)۔ بشیر باوا (شیخوپورہ)۔ ڈاکٹر سردار سوز (نیوجرسی امریکا)۔ غلام رسول ساقی مرحوم (گوجرانوالا)۔ سید ناصر زیدی (اسلام آباد)۔ محمد ممتاز راشد (دوحہ قطر)۔ محمد حنیف نازش قادری (کامونکی)۔ صدیق فتحپوری (کراچی)۔ جمیل عظیم آبادی (کراچی)۔ روشن دین کیفی (سمندری)۔ محمد اشرف شاکر (سمندری)۔ سجاد مرزا (گوجرانوالا)۔ علی یاسر (راولپنڈی)۔ عزیز الدین خاکی (کراچی)۔ طاہر سلطانی (کراچی)۔ زہیر کنجاہی (راولپنڈی)۔ سلیم اختر فارانی (گوجرانوالا)۔ محمد اکرم افلاک (گوجرانوالا)۔ منیر حسین عادل (سمندری)۔ صدیق ظفر (جلالپور جٹاں)۔ ضیاء الحسن ضیا (کراچی)۔ رحمت علی اختر (کاہنہ نو)۔ شفیق احمد شفیق بریلوی (کراچی)۔ احسن نذیر اکمل (گجرات)۔ لال حسین صابر مرحوم (چکوال)۔ رفاقت سعیدی (کامونکی)۔ تابش الوری (بہاولپور)۔ شفیق احمد کھوکھر (گجرات)۔ محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا)۔ محمد اکرم رضا (گوجرانوالا)۔ آصف بشیر چشتی (فیصل آباد)۔ ثاقب علوی (کامونکی)۔ شاہد قادری (کامونکی)۔ ارشاد بھٹی (کامونکی)۔ منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن)۔ عمران ہاشمی (گوجرانوالا)۔ سلامت علی مغل (برکی)۔ حمید علی نقشبندی (فیصل آباد)۔ محمد رؤف بھٹی (جڑانوالا)۔ محمد امین نیّر (للیانی)۔ رانا تجمل حسین خاں (فیصل آباد)۔ اکرم سحر فارانی (کامونکی)۔ فرزند علی شوق (گوجرانوالا)۔ غلام یٰسین غازی قادری (بھکر)۔ عاکف قادری (چواسیدن شاہ)۔ حیدر چشتی (سمندری)۔ فرحت اللہ خاں سوری (قصور)۔ بشیر احمد رضوی (پنڈی گھیب)۔ ریاض احمد قادری (فیصل آباد)۔ سید شاہد حسین شاہد (فیصل آباد)۔ حکیم محمد رمضان اطہر (فیصل آباد)۔ علی شیر اختر مرزا (فیصل آباد)۔ منظور ثاقب (فیصل آباد)۔ قمر الزمان قمر قادری

(فیصل آباد)۔ مبشر حسین فیضی (فیصل آباد)۔ اقبال ناز (فیصل آباد)۔ محمد سلیم شاہد (فیصل آباد)۔ غلام علی عاصم (ملتان)۔ ڈاکٹر عذرا شوذب (ملتان)۔ گلزار احمد راہی (سکھر)۔ وسیم قریشی (سکھر)۔ وزیر حسن (کراچی)۔ ذوقی مظفر نگری۔ صادق جمیل۔ رفیع الدین ذکی قریشی۔ شہزاد مجددی۔ حمید صابری۔ محشر زیدی۔ بشیر رحمانی۔ منیر سیفی۔ علیم ناصری مرحوم۔ حزیں کاشمیری۔ محمد ابراہیم عاجز قادری۔ محمد افضال انجم۔ عقیل اختر۔ واجد امیر۔ رضا عباس رضا۔ خالد شفیق۔ اظہر حسین۔ جعفر بلوچ مرحوم۔ عزیز کامل۔ حافظ محمد صادق۔ اقبال سحر انبالوی مرحوم۔ نثار اکبر آبادی مرحوم۔ خلش بجنوری۔ ضیا نیر۔ کاظم علی کاظم۔ اقبال راہی۔ عبدالعلی شوکت۔ حسن عسکری کاظمی۔ انعام نجمی علیگ۔ اختر شیرازی۔ سلمان گیلانی۔ یونس حسرت امرتسری۔ انجم فاروقی۔ عابد اجمیری۔ محمد سلطان کلیم۔ خالد علیم۔ ہارون الرشید ارشد۔ نیاز احمد صوفی۔ محمد لطیف۔ روحی کنجاہی۔ محیط اسماعیل۔ ایوب زخمی مرحوم۔ غلام قطب الدین فریدی۔ سالار مسعودی۔ حامد غازی آبادی۔ ولایت حسین حیدری۔ رانا حسین ناہر۔ عبدالحمید قیصر۔ سعید مقصود۔ سلطان محمود۔ عمران صابری۔ عبدالوہاب قمر۔ ملیحہ تنویر۔ حنیف آغاز۔ ایم زیڈ کنول۔ میجر اسلم سیالوی۔ سیدہ عزیزہ۔ سرور خاں مغل۔ شوکت علی مغل۔ اشکر عبدالقیوم قریشی۔ پروفیسر عبدالعزیز۔ احسن سعید رحمانی۔ شہزاد بخاری۔ نبیل احمد نبیل۔ محمد اسلام شاہ۔ جاوید قاسم۔ مدثر سرور چاند۔ طلعت محمود عاصم۔ کامران شاہین۔ کاشف خلیل۔ اعجاز فیروز اعجاز۔ منصور فائز۔ طفیل اعظمی۔ اشفاق فلک۔ مرزا انور بیگ۔ اسرار اعظم چشتی۔ جمشید اعظم چشتی۔ سید مطلوب عالم۔ ساحل ہاشمی۔ شبیر احمد شائق۔ کامران ناشط۔ اقبال کیفی۔ ماجد یزدانی۔ حریم حیدر۔ کامل صدیقی۔ محمد زبیر ساہی۔ محمد یوسف فاروقی۔ قیوم قریشی۔ محمد فیاض۔ پروین سجل۔ سہیل یار۔ ثمیرا آفتاب۔ ایاز الغنی۔ محمد ریاض بابر۔ غضنفر علی ندیم۔ راجا رشید محمود

ناظمینِ مشاعرہ

راجا رشید محمودؔ۔ اظہر محمودؔ

☆☆☆☆☆

مدیرِ نعت کے کام کے حوالے سے اربابِ تحقیق کی آرا

گوہر ملسیانی، خانیوال

(''عصرِ حاضر کے نعت گو'' کے مصنف/ دو نعتیہ مجموعوں کے شاعر)

''نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چند پہلو''

''آپ کی یہ کاوش نظامِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نفاذ کے وقیع مضامین کے ساتھ ساتھ دیگر بھی انوارِ قرآنی لیے' سوچوں کے در باز کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سخن وری کی نعمتوں کے ساتھ ساتھ معاشرتی' سیاسی اور اخلاقی اقدار کا رمز شناس بھی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو علمی' ادبی اور اسلامی افکار کے جمال سے سدا منور رکھے''۔ (۱۶ ستمبر ۲۰۱۰)

''شاعرِ نعت راجا رشید محمود'' + ''محاوراتِ نعت''

''عصرِ حاضر نعت گوئی' نعت فہمی' نعت خوانی اور تخلیقِ نعت و تحقیقِ نعت میں بلاشبہ اہمیت کا حامل ہے۔ پھر' تنقیدِ نعت کو استحسان کی نظر سے نہیں دیکھا جاتا تھا مگر اب تو نعت کے صنفِ سخن کے طور پر تسلیم ہو جانے پر' دیگر اصنافِ سخن کے مقابلے میں معیار قائم کرنے کے لیے تنقیدی مضامین اور کتب منصہ شہود پر آ رہے ہیں۔ ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ کی کتاب ''شاعرِ نعت'' بھی اسی زمرے کی ایک کڑی ہے جس میں آپ کے نعتیہ کلام پر تنقید کے مختلف زاویوں سے نگاہ ڈالی گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نقد و نظر کی ضرورت اور خصوصاً آپ کی نعت کے وسیع و عمیق تناظر میں اہلِ قلم کو ایک راہ دکھائی ہے جس پر چل کر نعت کے معیار کو بلند سے بلند تر کیا جا سکتا ہے۔

محترمہ ڈاکٹر شہناز کوثر نے اپنی تحقیقی کاوش کا ایک اور مرقع (محاوراتِ نعت) پیش کر کے نعت کے تحقیقی و تدوینی راستے متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صنفِ نعت کی تاریخ میں ایک نئے زاویے سے کلام کو دیکھنے کا یہ پہلا قلمی مجاہدہ ہے اور وہ بھی آپ

کے نعتیہ کلام سے محاورات کی ادبی خصوصیت کا انتخاب ہے۔" (۲۹ مئی ۲۰۱۰)

"دفترِ نعت"

"آپ کا ۵۲ واں مجموعۂ نعت "دفترِ نعت" موصول ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ محسنِ انسانیت (ﷺ) کے حضور نذرانہ ہائے عقیدت پیش کیے جا رہے ہیں۔ نعت حقیقتاً زادِ آخرت ہے۔ نعت کہنے سے رحمت برستی ہے، انسانی زندگی کو رفعت و عظمت ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شوقِ فراواں اور جذبۂ نعت عطا فرمایا ہے، اسی لیے آپ مدحتِ سرورِ کونین (ﷺ) کے تر و تازہ گلاب کشتِ ہنر میں کاشت کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا یہ قول صداقت کا آئینہ دار ہے:

احسان مجھ پہ میرے پیمبر (ﷺ) کا ہے بڑا
جو کچھ کہا ہے نعت میں مَیں نے بجا کہا
"صَلِّ عَلَی الرَّسُوْل" مِری زندگی ہُوا
کرتا ہوں اس طرح سے ہی میں جہد للبقا

نہایت دل کش، دل نشیں اور دل کشا اشعار ہیں اور ہر شعر "از دل خیزد بر دل ریزد" کا مصداق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اظہار و اسلوب کی مزید توانائی عطا فرمائے۔ آمین!" (۱۶ جولائی ۲۰۱۰)

ڈاکٹر پروفیسر شبّیر احمد قادری

(ڈائرکٹر ریسرچ اینڈ اکیڈمکس شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، فیصل آباد)

"کلامِ نعت"

"آپ کے نعتیہ مجموعوں کی تعداد ۵۰ سے آگے بڑھ کر ۵۱ ہو چکی ہے۔ یہ نعتیہ ادب کا ایک ایسا سنگِ میل ہے جسے چھونا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ یہ کلیتاً عطا ہے۔ میری جانب سے گل ہائے تحسین قبول فرمائیے۔

آپ نے معیار و مقدار، دونوں حوالوں سے نعتیہ ادب کی ترویج و اشاعت کے لیے انتہائی قابلِ قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ماہنامہ "نعت" اور اپنی تخلیقات، تنقیدات اور تحقیقات کے ذریعے آپ نے بیسویں اور اکیسویں صدی کو نعت کے نئے ذائقوں اور گوشوں سے متعارف کرایا ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔" (۸ جون ۲۰۱۰)

راغب مراد آبادی

جاہ ور راغب بلند اقبال

۱۴۳۲ھ

عازمِ خلد راغب بھی اب ہو گئے — شاعرِ خوش نوا، شاعرِ خوش ادا
ان کو رغبت ثنائے محمد ﷺ سے تھی — پھول! ان کو کہو "راغبِ مصطفیٰ"

۱۴۳۲ھ

چل بسے راغب، تم ان کو بے گماں — مرکبِ اشعار کا راکب کہو
ان کو تاریخ و رباعی میں کمال — پھول، ان کو "دیدہ ور راغب" کہو

۱۴۳۲ھ

پھول، رخصت ہوئی بہارِ سخن — جس سے مہکا ادب کا تھا گلزار
بحرِ زخار علم و فن کا وہ — اس کو کہ دیجے "راغبِ زخار"

۲۰۱۱ھ

تنویر پھول (نیویارک)

علامۂ شعر و سخن
۱۴۳۲ھ

"زیبِ کشور راغب مراد آبادی"
۲۰۱۱ھ

اپنا جواب خود تھا وہ نازشِ زمانہ — تھا آپ اپنا ثانی وہ بے نظیر کہیے
مجبور ارتجالاً سالِ وفاتِ راغب — "راغب مراد آبادی مہرِ منیر" کہیے

۲۰۱۱ع

عارف محمود مجبور رضوی (گجرات)

ڈاکٹر عاصی کرنالی

''دفینۂ سخنِ پاکیزہ ڈاکٹر عاصی کرنالیؒ''

۲۰۱۱ء

گلستانِ سخن سے پھول! رخصت ہو گئے آخر
سخنور تھے بہت ہی پارسا وہ عاصی کرنالی
ثنا گوئے شہِ دیں تھے' یقیناً جانتے بھی تھے
مقامِ مدحت نور الہدیٰؐ وہ عاصی کرنالی

۱۴۳۲ھ

تنویر پھول (نیویارک)

وائے مجمعِ کمال ڈاکٹر شریف احمد عاصی کرنالی

۲۰۱۱ء

آہ فراست پناہِ بزمِ حمد و نعت

۱۴۳۲ھ

بزمِ سخن پہ آج ہے غم کی فضا محیط
اٹھا جہاں سے شاعرِ خوش فکر و خوش خیال
مہجور اس کے حُسنِ سخن کے سبب سے کہ
''تقدیسِ حرفِ شیریں''، جو ہے سالِ ارتحال

۱ ۴ ۳ ۲ ھ

عارف محمود مہجور رضوی (گجرات)

مظفر وارثی

آہ زیبِ بزمِ مظفر وارثی

۲۰۱۱ء

عزتِ کاشانۂ حمد و نعت

۱۴۳۲ھ

قلندر تھا وہ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا
خدا پرنور رکھے اس کی تربت
عطائے غیب سے مہجور کہہ دو
''مظفر جانِ محفل'' سالِ رحلت

۱ ۴ ۳ ۲ ھ

عارف محمود مہجور رضوی (گجرات)
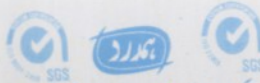
Monthly "NAAT" Lahore

CPL 214